بسم اللہ الرحمن الرحیم

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ [ابن ماجہ]

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اسلامی عقائد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کے مسائل

اور معاملات، معاشرت و اخلاقیات پر مضامین

حضور ﷺ کی دُعائیں اور سنتیں

تیسرا ایڈیشن

ماہ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ مطابق ماہ اگست ۲۰۰۹ء

مرتب	Compiler
اہم چیریٹیبل ٹرسٹ	AHEM Charitable Trust

1st Floor, Moosa Manzil, Tank Pakhadi Road, Mumbai - 400 011.
Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144
Web Site : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

دین اسلام ایک فطری مذہب اور ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسی دین کو اختیار کر کے ہی کامیابی کا حصول اور جنت میں دخول ممکن ہے۔ دنیا کا امن و چین اور سکون و اطمینان بھی اسی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

لہٰذا ہر انسان پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ دین کو سیکھے اس کو اختیار کرے، اس پر عمل کرے اور اس کے پیغام کو عام کرے۔

دین اسلام کے چند بنیادی فرائض اور واجبات ہیں۔ جس کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور اس پر عمل کرنا لازمی ہے۔ یہ چند احکام ہیں جن کا تعلق ہر مسلمان کی ذاتی اور معاشرتی زندگی سے ہے۔ مثلاً طہارت کے مسائل، نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ کے بنیادی مسائل اور تجارت و زراعت کے اہم اصول، حضور اکرم ﷺ کی دعائیں اور سنتیں وغیرہ۔ ان چیزوں کا علم حاصل کرنا اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ" (ہر مسلمان پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے) میں اسی حقیقت کو بتایا ہے۔ چنانچہ اسی حقیقت کے پیش نظر ہمارا ارادہ "دین کا بنیادی کورس" نامی کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جس میں بہت سادہ اور عام فہم زبان میں دین کی اہم اہم باتیں سکھائی گئی ہے۔ اس کو انفرادی طور پر بھی پڑھا جا سکتا ہے اور کسی جگہ نماز کے بعد پڑھ کر سنایا جا سکتا ہے۔ نیز دینی و دعوتی سرگرمیوں میں لگے ہوئے حضرات بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو قبول فرمائے اور ہمارے اور امّت کے حق میں نافع و مفید بنائے۔ آمین۔

دین کا بنیادی کورس | سبق نمبر ۱

عقائد

آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے، ان کو عقائد کہتے ہیں۔ جن باتوں کا تعلق ظاہری جسم اور بدن کے ساتھ ہے ان کو اعمال کہا جاتا ہے قرآن وحدیث سے عقیدہ کے متعلق جو چیزیں ثابت ہیں ان کو پورے طور پر ماننا ضروری ہے، ان میں ذرّہ برابر بھی کمی زیادتی کرنا جائز نہیں ہے، جیسے اللہ کو ایک ماننا، کسی کو اس کا شریک وساجھی نہ ماننا۔ اس لیے کہ عقیدہ مسلمان کے لیے وہ بنیادی چیز ہے جس پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جس کا عقیدہ جتنا صحیح اور مضبوط ہوگا اُس کا دین بھی اتنا ہی صحیح اور مضبوط ہوگا اور جس کا عقیدہ جتنا کمزور ہوگا اس کا دین بھی اُتنا ہی کمزور ہوگا۔ لہٰذا عقیدہ کو صحیح کرنا اور دل کے یقین کو مضبوط بنانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے تاکہ حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا دین آسانی کے ساتھ زندگی میں آسکے۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے : ❍ کلمہ طَیّبہ کی گواہی دینا۔ ❍ نماز قائم کرنا۔ ❍ زکوۃ ادا کرنا۔ ❍ رمضان کے روزے رکھنا۔ ❍ حج کرنا۔

① کلمہ طَیّبہ یعنی ”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“: اس کلمہ کے مطلب کو سمجھتے ہوئے دل سے اس کا یقین رکھنا اور زبان سے اقرار کرنا، اسی کو ایمان کہتے ہیں۔ ② نماز قائم کرنا: اللہ تعالیٰ نے دن بھر میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ ① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشاء، ان نمازوں کو اہتمام کے ساتھ اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا۔ ③ زکوٰۃ ادا کرنا: اگر کسی پر زکوٰۃ فرض ہوگئی ہو تو اس مال میں سے ایک خاص مقدار الگ کرکے زکوٰۃ کے مستحق کو دے دینا۔ ④ روزہ: رمضان المبارک میں پورے مہینہ کے روزے رکھنا۔ ⑤ حج: اگر اللہ تعالیٰ وسعت دے تو حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ جاکر حج کرنا۔

دینی احکام جاننے کی اہمیت

مسائل : دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے ان کو ”مسائل“ کہتے ہیں۔

علم اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اسی کے ذریعہ انسان کو زندگی گزارنے کا صحیح راستہ معلوم ہوتا ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں صحیح اور غلط کی تمیز ہوتی ہے ، اسی علم کے ذریعہ حلال اور حرام کی پہچان ہوتی ہے، اسی لیے قرآن وحدیث میں علم حاصل کرنے والوں کا بہت بڑا مرتبہ اور درجہ بتایا گیا ہے، حدیث میں فرمایا گیا ہے ''علماء نبیوں کے وارث ہیں''۔ علم دو طرح کے ہیں ، ایک فضائل کا علم ، اس علم کے ذریعہ عمل پر اللہ کا وعدہ معلوم ہوگا اور اس سے عمل کا شوق اور جذبہ پیدا ہوگا۔ دوسرے مسائل کا علم ، اس سے عمل کا صحیح طریقہ اور ڈھنگ معلوم ہوگا۔ علم کے بغیر عمل کا صحیح طریقہ معلوم نہیں ہوسکتا، لہٰذا فضائل کا علم بھی ضروری ہے اور مسائل کا علم بھی۔

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو ''نماز'' کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز پڑھے، رکوع بھی اچھی طرح کرے اور خشوع سے پڑھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت کرے اور جو ایسا نہ کرے اللہ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں، چاہے مغفرت کرے چاہے عذاب دے۔ [ابوداؤد]

روزہ

روزہ : عبادت کی نیت سے صبح صادق (جب سے فجر کا وقت شروع ہوتا ہے) سے لے کر غروب آفتاب (سورج کے ڈوبنے) تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات (جماع) سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔ عربی میں روزہ رکھنے کو ''صوم'' اور روزہ کھولنے کو ''افطار'' کہتے ہیں۔

روزہ کی چھ قسمیں ہیں: ① فرض۔ ② واجب۔ ③ سنت۔ ④ نفل۔ ⑤ مکروہ۔ ⑥ حرام۔

فرض: سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرض ہیں۔ اسی طرح رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بھی فرض ہے۔

واجب: کسی خاص دن یا تاریخ کا روزہ رکھنے کی منت ماننے سے اس دن یا تاریخ کا روزہ واجب ہوجاتا ہے۔ جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہوگیا تو اللہ کے واسطے پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔ تو اس تاریخ کا روزہ رکھنا واجب ہوجائے گا، اور اگر دن یا تاریخ متعین نہیں کی بلکہ صرف اتنا کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے گا تو اللہ کے لیے ایک روزہ رکھوں گا، تو یہ بھی واجب ہے، اس کو واجب غیر معین کہتے ہیں۔ اس روزہ کو کسی بھی دن رکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح قسم وغیرہ کے

کفارہ کا روزہ بھی واجب ہے۔

سنت: جن دنوں میں آپ ﷺ سے روزہ رکھنا یا ان کی ترغیب دینا ثابت ہے انہیں سنت کہتے ہیں جیسے عاشورہ یعنی محرّم کی نویں اور دسویں، یا دسویں کے ساتھ گیارہویں تاریخ کے روزے۔

نفل: فرض، واجب، سنت روزوں کے علاوہ باقی روزے نفل ہیں، جن کا رکھنا مستحب ہے، ان میں سے بعض روزوں کا ثواب بہت زیادہ ہے جیسے شوال کے چھ روزے، شعبان کی پندرہویں تاریخ کا روزہ، عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ، ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کے روزے، جمعہ، پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ۔

مکروہ: صرف محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ۔

حرام: سال بھر میں پانچ دن کے روزے رکھنا حرام ہے، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دن اور ایّامِ تشریق کے تین دن یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخوں کے روزے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ: زکوٰۃ مال کی اس خاص مقدار کو کہتے ہیں، جو آدمی اپنے مال سے نکال کر اللہ کے حکم کے موافق کسی غریب فقیر کو دے دے۔

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ وہ عاقل بالغ مسلمان (مرد ہو یا عورت) جو نصاب کے بقدر مال کا مالک ہو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے؟ زکوٰۃ مندرجہ ذیل چیزوں پر فرض ہے:

① سونا جب کہ ۸۷؍گرام ۴۸۰؍ملی گرام یا اس سے زیادہ ہو۔

② چاندی جب کہ ۶۱۲؍گرام ۳۶۰؍ملی گرام یا اس سے زیادہ ہو۔

③ روپیہ، پیسہ اور مال تجارت، جب کہ اس کی مالیت ۶۱۲؍گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی کے برابر ہو۔

④ ان چیزوں کے علاوہ اُونٹ، گائے، بیل اور بکریوں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، اور اُن کے الگ الگ نصاب ہیں۔

⑤ زمین کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ فرض ہے جس کو عشر کہا جاتا ہے۔ یعنی زمین کی پیداوار میں سے دسواں حصہ (10% دس فیصد) زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔

معاملات ومعاشرت کی اہمیت

معاملات اور معاشرت کا تعلق اصل میں ہماری زندگی کی ضرورتوں اور خواہشوں سے ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ فضل فرمایا ہے کہ ان چیزوں کے بارے میں احکام دے کر ہمارے لیے ان کو بھی ثواب، اپنی رضامندی اور اپنے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

معاملات سے مراد آپس میں مالی لین دین کرنا ہے جیسے خرید وفروخت ، امانت، قرض ، نوکری اور مزدوری وغیرہ اور معاشرت سے مراد ان لوگوں سے رہن سہن کا برتاؤ کرنا ہے جن سے ہمیں اپنی زندگی میں کسی قسم کا تعلق اور واسطہ پڑتا ہے جیسے ماں باپ ، بھائی بہن، میاں بیوی، دوسرے رشتہ دار، پڑوسی، سفر کے ساتھی یا کارخانہ اور آفس میں کام کرنے والے لوگ وغیرہ۔

دین اسلام میں معاملات اور معاشرت کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اس لیے کہ ان دونوں شعبوں میں ہمیں دنیوی نفع اور نفس کی خواہشات سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ دنیا کا نفع اور نفسانی خواہشات ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے پر ابھارتے رہتے ہیں، اس لیے ان دونوں شعبوں میں اسلامی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامنے کی ضرورت ہے۔ دوسری اہم بات یہ کہ ان دونوں شعبوں کا تعلق بندوں کے حقوق سے بھی ہوتا ہے اگر ان حقوق کو ضائع کیا یا ان کی ادائیگی میں کوتاہی کی تو یہ معاف کرانے سے ہی معاف ہوں گے اگر خدانہ خواستہ دنیوی زندگی میں ان کی معافی تلافی کا موقع نہیں ملا تو پھر قیامت میں ان حقوق کی بھرپائی اپنی نیکیوں اور نیک اعمال سے کی جائے گی۔

سوکر اُٹھنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَآأَمَاتَنَا وَ إِلَیْهِ النُّشُوْرُ [بخاری]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

سوکر اُٹھنے کی سنتیں

(۱) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملیں تا کہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔ [مسلم]

(۲) سوکر اٹھنے کی دُعا پڑھیں۔ [بخاری]

(۳) جب بھی سوکر اُٹھے تو مسواک کرنا چاہیے۔ [بخاری]

(۴) ہاتھ پانی کے برتن میں ڈبونے سے پہلے تین مرتبہ دھولیں۔ [مسلم]

دین کا بنیادی کورس

سبق نمبر ۲

کلمۂ طیّبہ

لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ اسلام کا کلمہ ہے، جو شخص اس کلمہ کو دل سے مان لے اور زبان سے اقرار کرے وہ مسلمان اور مؤمن کہلاتا ہے۔ یہ بہت ہی عظیم الشان کلمہ ہے۔ حدیث شریف میں اس کلمہ کے بہت سے فضائل اور خصوصیات آئی ہیں۔ اس کلمہ کے دو حصے ہیں پہلا لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ذات ہر اعتبار سے کامل اور ہر عیب و برائی سے پاک ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو فیصلہ کر دیتا ہے، ہو کر رہتا ہے اسی لیے عبادت کے لائق بھی صرف وہی ہے۔ دوسرا حصہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں، ان کی بتائی ہوئی ساری تعلیمات اللہ کی طرف سے ان کو عطا کی گئی ہیں، قیامت تک آنے والے انسانوں کی کامیابی آپ ﷺ کے مبارک طریقوں اور سنتوں پر عمل کرنے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص صرف زبان سے کلمہ پڑھے اور اس کا مطلب نہ سمجھے یا اس کے تحت آنے والی باتوں میں سے کسی بات کو نہ مانے یا شک کرے تو اس کے دل میں ایمان نہیں ہے۔

غسل کو فرض کرنے والی چیزیں

① صحبت کرنا، چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ ② سونے یا جاگنے کی حالت میں احتلام ہو جانا۔

③ حیض یا نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں: ① منہ بھر کر کلی کرنا۔ ② ناک میں پانی ڈالنا۔

③ پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

غسل کی سنتیں

① پاک ہونے کی نیت کرنا۔ [بخاری]

② دونوں ہاتھ گٹوں (کلائی) تک دھونا۔ [بخاری]

③ شرمگاہوں کو دھونا۔ [بخاری]

④ بدن پر کہیں ناپاکی وغیرہ لگی ہو تو اس کو دھونا۔ [بخاری]

⑤ وضو کرنا۔ [بخاری]

⑥ تین بار پورے بدن پر پانی بہانا۔ [بخاری]

⑦ پہلے سر پر پھر دائیں کندھے پر اور پھر بائیں کندھے پر پانی بہانا۔ [نسائی]

⑧ جہاں پانی نہ پہنچا ہو وہاں ہاتھ سے مل کر پانی پہنچانا۔ [ابوداؤد]

روزہ کس پر فرض ہے؟

رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر روزہ فرض نہیں، لیکن عادت ڈالنے کے لیے بالغ ہونے سے پہلے ہی اُسے روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔

وہ مجبوریاں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے

① شرعی مسافر کے لیے حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

② مرض یعنی ایسی بیماری کہ جس کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

③ بہت زیادہ کمزور ہونا۔

④ حاملہ ہونا، جب کہ عورت کو یا حمل کو روزہ سے نقصان پہنچنے کا غالب گمان ہو۔

⑤ دودھ پلانا، جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزہ سے نقصان پہنچتا ہو۔

⑥ روزہ کی وجہ سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے۔

⑦ حالتِ حیض اور حالت نفاس دونوں حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: ان مجبوریوں کے ختم ہو جانے کے بعد تمام چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا فرض ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب

اگر کسی کے پاس ۸۷ر۴۸۰ گرام ،۸۰ ملی گرام سونا، یا ۶۱۲ رگرام ،۶۰ ۳رملی گرام چاندی ہو، یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ یا تجارت کا مال ہو اور یہ سب ضرورت سے زائد اور قرض سے خالی ہو تو وہ شخص نصاب کا مالک ہے اور ان چیزوں پر ایک اسلامی سال (قمری سال) گزر جائے تو اب مالک نصاب پر زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب ہوگا۔

اگر کسی کے پاس نصاب سے کم سونا اور چاندی ہو اور کچھ تجارت کا مال ہو، ان سب کو ملا کر اگر اتنی قیمت ہو جاتی ہے جو سونے یا چاندی دونوں میں سے کسی ایک کے نصاب کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ اگر نصاب کا مالک سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ میں مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) دیا جاتا ہے۔

مسئلہ: زکوٰۃ ادا کرتے وقت یا مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے یعنی دل سے ارادہ ہو کہ زکوٰۃ نکال رہا ہوں۔ بغیر نیت کے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ: کسی کو زکوٰۃ بول کر زکوٰۃ دینا ضروری نہیں۔

مسئلہ: زکوٰۃ میں سونا، چاندی یا ان کی قیمت یا ان کی قیمت سے کوئی سامان خرید کر دینا بھی جائز ہے۔

حلال رزق حاصل کرنے کی کوشش کرنا فرض ہے

قرآن پاک میں ہے یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ [سورۂ مومنون:۵۱]

اے رسولو! ستھری چیزیں کھاؤ اور بھلے کام کرو۔ اس آیت میں دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ کھانا حلال اور پاکیزہ کھاؤ دوسرے یہ کہ عمل نیک اور صالح کرو۔ ان دونوں حکموں کو ایک ساتھ لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ غذا کا انسان کے اعمال پر گہرا اثر ہوتا ہے، جب غذا حلال ہوتی ہے تو نیک اعمال کی توفیق خود بخود ہونے لگتی ہے اور غذا حرام ہو تو نیک کام کا ارادہ کرنے کے باوجود بھی اس میں مشکلات حائل ہو جاتی ہیں، دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں، آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جو لمبے سفر میں ہو بال بکھرے ہوئے ہوں، بدن غبار آلود ہو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یا رب! یا رب! کہتا ہو مگر اس کا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے لباس بھی حرام ہے اور حرام غذا سے اس کا نشو و نما ہوا ہے، تو ایسے لوگوں کی دعا کہاں قبول ہوگی۔ [مسلم]

لہٰذا حلال رزق حاصل کرنے کی فکر و کوشش کرنا چاہیے اور حرام مال اور آمدنی کے حرام طور طریقوں سے اجتناب کرنا چاہیے اسلام کے بنیادی ارکان و فرائض (ایمان، نماز، زکوٰۃ وغیرہ) کے بعد حلال رزق حاصل کرنے کا درجہ و مرتبہ ہے، اس کی تلاش و جستجو اور فکر و کوشش بھی ایک اسلامی فریضہ ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ **طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ**۔ حلال حاصل کرنے کی فکر و کوشش فرض کے بعد ایک فریضہ ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ [ترمذی] ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد کی بھی کمائی جائز ہے۔ [ترمذی، ابن ماجہ]

بیت الخلا جانے سے پہلے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ [بخاری]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں مرد ہوں یا عورت۔

بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا

غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ [ابوداؤد]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی مغفرت چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔

بیت الخلا کی سنتیں

① سر ڈھانک کر جانا۔ [طبقات ابن سعد] ② جوتا چپل وغیرہ پہن کر جانا۔ [طبقات ابن سعد]

③ دعا پڑھ کر اندر جانا۔ [بخاری] ④ پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ [ابن ماجہ]

⑤ قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیٹھ کرنا۔ [ابوداؤد] ⑥ بالکل بات نہ کرنا۔ [ابوداؤد]

⑦ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔ [ترمذی] ⑧ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ [بخاری]

⑨ استنجا کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھو لینا۔ [ابوداؤد]

⑩ دائیں پاؤں سے باہر آنا۔ [نسائی] ⑪ باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔ [ترمذی]

توحید کے درجات

توحید کے مختلف درجات ہیں ① پہلا درجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات میں واحد و یکتا ماننے کے بعد اپنی عملی زندگی میں بھی عبادت کرنے اور مدد طلب کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔توحید کے اس درجہ سے خالی ہاتھ جانے والے شخص پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے۔ ② دوسرا درجہ یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے حکم پر چلنے کا فیصلہ کریں، اس کے حکم کے مقابلے میں اپنے باپ دادا کے طریقے،قومی رسم ورواج اور اپنی خواہشات وغیرہ کو چھوڑ دیں اور اس کی اطاعت وغلامی کو ہر حال میں اپنی زندگی کا اصول بنالیں،اسی کی ذات پر توکل،بھروسہ اور اسی سے خیر وبھلائی کی امید رکھیں،اسی کے غضب اور قہر سے ڈریں اور اسی کی نصرت واعانت پر مکمل اعتماد رکھیں جس میں یہ باتیں جس قدر کامل درجہ کی ہوں گی اس کی توحید بھی اتنی ہی کامل درجہ کی ہوگی اور جس شخص میں ان باتوں کی جتنی کمی ہوں گی اس کی توحید اتنی ہی ناقص اور ادھوری رہے گی۔ ③ توحید کا تیسرا اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عشق ومحبت میں ایسے فنا ہوجائیں کہ جو کچھ کریں صرف اسی کے لیے کریں اس کی رضا کے سوا ہر چیز کی خواہش دل سے نکل جائے ،صرف نماز وروزہ ہی نہیں بلکہ کھانا اور پینا ،سونا اور جاگنا، رونا اور ہنسنا غرض مرنا اور جینا سب اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کو خوش کرنے کے لیے ہو۔ یہ توحید کا اعلیٰ درجہ ہے اسی مقام پر پہنچ کر ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تکمیل ہوتی ہے۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں:

① پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ دھونا۔

② دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

③ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

④ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

(۱) وضو کی نیت کرنا۔ [بخاری]

(۲) "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھ کر وضو شروع کرنا۔ [نسائی]

(۳) تین مرتبہ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ [بخاری]

(۴) مسواک کرنا اور اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملنا۔ [بخاری]

(۵) تین بار کلی کرنا۔ [بخاری] (۶) تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔ [بخاری]

(۷) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔ [ترمذی]

(۸) ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔ [ابن ماجہ] (۹) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔ [بخاری]

(۱۰) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ [ابن ماجہ]

(۱۱) اعضاء کو پے در پے دھونا (ایک عضو کے بعد دوسرا عضو فوراً دھونا)۔ [مؤطا مالک]

(۱۲) ترتیب وار وضو کرنا۔ [بخاری] (۱۳) وضو کے بعد کی دعا پڑھنا۔ [مسلم]

وضو کو توڑنے والی چیزیں

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

(۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔

(۴) منہ بھر کے قے کرنا۔

(۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ (۶) بیماری یا اور کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

(۷) مجنون یعنی پاگل ہو جانا۔ (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

روزہ کی نیت

نیت کرنا روزہ کے شرائط میں سے ہے۔ اگر بغیر نیت کیے ہوئے بھوکا پیاسا رہا تو روزہ نہیں ہوگا۔ رمضان المبارک، واجب معین، سنت اور نفل روزوں کی نیت دن کا آدھا وقت گزرنے سے پہلے پہلے تک کر سکتے ہیں، دن کے آدھے وقت سے مراد صبح صادق سے غروب تک کے وقت کا آدھا ہے۔

مثلاً صبح صادق سے غروب تک چودہ گھنٹے کا وقت ہے تو سات گھنٹے کے اندر اندر نیت کرلے، لیکن رمضان کا قضا روزہ، کفارہ کا روزہ اور نذرِ غیر معین کے روزہ میں صبح صادق سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔

رمضان شریف، واجب معین، سنت اور نفل روزے مطلق روزہ کی نیت سے بھی ہو جاتے ہیں لیکن قضا، کفارہ، واجب غیر معین کے روزوں میں ان روزوں کا خاص ارادہ کرنا ضروری ہے۔ مثلاً قسم کے کفّارہ کا روزہ یا فلاں سال کے رمضان کا روزہ قضا کرتا ہوں یا کرتی ہوں۔

رمضان المبارک کے ہر روزہ کی الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے، نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں، دل میں بھی ارادہ کرلے تو کافی ہے، البتہ زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے۔

سحری : اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں، سحری کا کھانا سنّت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے، بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صبح صادق سے پہلے سحری کرلیا کرو کیوں کہ اس میں بہت زیادہ اجر ہے۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

① مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

② فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں۔

③ قرض دار یعنی وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا نصاب کے برابر کوئی مال نہ ہو۔

④ مسافر حالت سفر میں جو مال کا محتاج ہو گیا ہو (اگر چہ اپنے وطن میں مالدار ہو) اسے ضرورت کے بقدر زکوٰۃ دے دینا جائز ہے۔

ماں باپ کی ابتدائی ذمہ داریاں

اولاد اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، جب گھر میں بچہ کی پیدائش ہو تو اس کا پہلا حق گھر والوں پر یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہہ کر اس کے دل و دماغ کو اللہ کی توحید، نبی ﷺ کی رسالت اور نماز کی دعوت و پکار سے آشنا کریں اس کی وجہ

سے شیطانی اثرات سے بھی بچے کی حفاظت ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اپنے نواسے) حسن بن علیؓ کے کان میں نماز والی اذان پڑھتے ہوئے دیکھا جب (آپ کی صاحبزادی) فاطمہؓ کے یہاں ان کی ولادت ہوئی۔ [جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد] اس کے بعد بچے کی تحنیک (جو سنت ہے) کرائیں یعنی کسی اللہ والے نیک بندے سے کھجور یا ایسی ہی کوئی چیز چبوا کر بچے کے تالو پر مل دیں اس کے اپنی برکات ہیں اور حضور ﷺ کا یہی معمول رہا ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا کرتے تھے تو آپ ﷺ ان کے لیے خیر و برکت کی دعاء فرماتے تھے اور تحنیک فرماتے تھے۔ [صحیح مسلم]

وضو سے پہلے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰهِ [نسائی]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے۔

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِىۡ ذَنۡبِىۡ وَوَسِّعۡ لِىۡ فِىۡ دَارِىۡ وَبَارِكۡ لِىۡ فِىۡ رِزۡقِىۡ [مسند احمد]

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرا گھر کشادہ کر دیجیے اور میری روزی میں برکت عطا فرمائیے۔

وضو کے بعد کی دعا

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ،

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِىۡ مِنَ التَّوَّابِيۡنَ وَاجۡعَلۡنِىۡ مِنَ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ [مسلم]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دیجیے اور مجھے پاک وصاف لوگوں میں سے کر دیجیے۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِأَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ أَحْکَامِہٖ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر، جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

نوٹ: ایمان مجمل کے اندر مومن بندہ اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جس طرح کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں کہ اللہ رحمٰن ہے، رحیم ہے، رب ہے، خالق ہے، مالک ہے، ان تمام صفات کو اللہ تعالیٰ کی شایان شان مانتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہوں اور اس کے تمام احکام بلا چوں و چرا قبول کرتا ہوں یعنی اللہ نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا وہ ضرور بجالاؤں گا اور جن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ان سے ضرور بچوں گا۔

نجاست (ناپاکی کا) بیان

نجاست ناپاکی کو کہتے ہیں۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں: ① حکمیہ۔ ② حقیقیہ۔

نجاست حکمیہ: وہ ناپاکی ہے جو نظر نہیں آتی، لیکن شریعت اس پر ناپاکی کا حکم لگاتی ہے۔

نجاست حکمیہ کی دو قسمیں ہیں:

① حدثِ اکبر (بڑی ناپاکی) جس سے غسل فرض ہوتا ہے۔

② حدثِ اصغر (چھوٹی ناپاکی) جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نجاست حکمیہ سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ :

حدثِ اکبر سے غسل کے ذریعہ پاکی حاصل ہوتی ہے۔

حدثِ اصغر سے وضو کے ذریعہ پاکی حاصل ہوتی ہے۔

نجاست حقیقیہ: وہ ناپاکی ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہو اور اُس سے انسان فطری طور پر نفرت کرتا ہو۔

نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں : ① غلیظہ۔ ② خفیفہ۔

نجاست غلیظہ : ایسی ناپاکی جو سخت ہو۔ جیسے انسان اور حرام جانوروں کا پیشاب، پاخانہ، بہتا ہوا خون، پیپ، مردار جانوروں کا گوشت، چمڑا اور شراب وغیرہ۔

نجاست خفیفہ : ایسی ناپاکی جو ہلکی ہو۔ جیسے حلال جانور مثلاً گائے، بیل، بھینس وغیرہ کا پیشاب اور حرام پرندوں جیسے چیل، گدھ، کوّے وغیرہ کی بیٹ۔

نجاست حقیقیہ سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ : اگر ناپاکی بدن پر ہو تو اس کو پانی سے دھو ڈالے، اگر ناپاکی کپڑے پر لگی ہو تو کپڑے کو تین بار دھوئے اور ہر مرتبہ اچھی طرح نچوڑ لے۔ موٹے گدے، فرش، دری، قالین وغیرہ وہ چیزیں جن کو نچوڑ نہیں سکتے، ان کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بار دھو کر لٹکا دے، جب اس میں سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو پھر دھو کر لٹکا دے، اس طرح تین مرتبہ کرے وہ پاک ہو جائے گا۔ ایسی چیزیں جن میں ناپاکی کا اثر اندر نہیں جاتا، ان میں صرف ناپاکی کو دور کرنے سے وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی جیسے تلوار، شیشہ وغیرہ۔

نجاست کتنی معاف ہے؟

نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو جیسے پاخانہ وغیرہ تو وہ وزن میں ساڑھے چار ماشہ (۴ء۸۶ گرام) یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔ اور اگر پتلی اور بہنے والی ہو تو بقدرِ درہم (ایک روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر) یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔

نجاست خفیفہ کپڑے کے کسی ایک حصہ یا جسم کے کسی ایک عضو کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے۔ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔ البتہ جان بوجھ کر اتنی نجاست کا باقی رکھنا جائز نہیں، اس حالت میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

روزہ کے مستحبات

روزہ میں چند اعمال مستحب ہیں:

(۱) روزہ کی نیت رات سے کرنا۔

(۲) صبح صادق کے قریب سحری سے فارغ ہونا لیکن صبح صادق نہ ہونے پائے۔

(۳) افطار میں جلدی کرنا جب کہ آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے۔

④ غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا۔

⑤ چھوہارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا۔

⑥ افطار کے وقت کی دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ [ابوداؤد]

⑦ افطار کے بعد کی دعا پڑھنا: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ [ابوداؤد]

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے؟

① مالدار : وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے۔ اسی طرح وہ شخص جس پر زکوٰۃ تو فرض نہیں لیکن ضرورت سے زائد اتنا سامان اس کے پاس موجود ہے جس کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہے۔

② سید اور بنو ہاشم (حضور ﷺ کے خاندان والے)۔

③ آدمی کے اصول وفروع : اصول جیسے ماں باپ دادا دادی نانا نانی اوپر تک۔ فروع جیسے بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی نیچے تک۔

④ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

⑤ کافر۔ ⑥ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔

سچے اور امانت دار تاجر کی فضیلت

تجارت اور سوداگری بڑی آزمائش کی چیز ہے، تاجر کے سامنے بار بار ایسی صورتیں آتی ہیں کہ اگر وہ خدا کے حکم کے مطابق سچائی اور ایمانداری کی پابندی کرلے تو اس کو بظاہر نقصان ہوتا ہے اور اگر سچائی اور دیانتداری کا لحاظ کرنے کے بجائے اس وقت وہ اپنی تجارتی مصلحت کے مطابق بازاری بات کرلے تو ہزاروں لاکھوں کا نفع ہوتا ہے۔ پس جو تاجر اپنی تجارتی مصلحت اور نفع نقصان سے صرف نظر کر کے اللہ کے حکم کے مطابق ہر حال میں سچائی اور ایمانداری کی پابندی کرتا ہے وہ خدائی امتحان میں بڑا کامیاب ہے، حدیث پاک میں ایسے تاجروں کو بشارت سنائی گئی ہے کہ قیامت وآخرت میں وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول ترین بندوں کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ پوری سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ [ابن ماجہ، ترمذی]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تاجر لوگ قیامت میں بدکار اٹھائے جائیں گے (یعنی عام تاجروں کا حشر بدکاروں کے ساتھ ہوگا) سوائے ان (خداترس اور خداپرست) تاجروں کے جنھوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ، نیکی، حسن سلوک اور سچائی کو برتا ہوگا۔ [ترمذی، ابن ماجہ]

کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ [ابوداؤد]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ [ترمذی]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا کہ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور جس سے میں اپنی زندگی میں زینت اختیار کرتا ہوں۔

کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھیں تو یہ دعا دیں

تُبْلِیْ وَ یُخْلِفُ اللّٰهُ [ابوداؤد]

ترجمہ: تم پہنو اور پرانا کرو، اللہ تمھیں اور دے۔

آئینہ دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ [ابن حبان]

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس تو میری سیرت بھی اچھی بنادے۔

ایمانِ مفصّل

کچھ خاص اہم اور بنیادی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ ایمان کے دائرہ میں آنے کے لیے تعیین کے ساتھ ان کی تصدیق ضروری ہے، اسی وجہ سے ان کا ذکر صراحۃً اور تعیین کے ساتھ قرآن وحدیث میں کیا گیا ہے۔ جو نیچے ایمان مفصل میں موجود ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

نوٹ: ایمان مفصل میں مومن بندہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ ان تمام چیزوں پر ایمان لایا جن پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ یعنی اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا، اسی طرح قیامت کے دن پر، اچھی اور بری تقدیر کے اللہ کی جانب سے ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کسی نے ان میں سے کسی کا بھی انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ چیزوں پر ایمان لانے کے بعد ہم پر لازم ہو جاتا ہے کہ من مانی زندگی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری والی زندگی گزاریں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے جیسا کہ صحابۂ کرام نے ایمان لانے کے بعد اس کے تقاضوں پر عمل کر کے ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کر لی۔

اوقات نماز

نماز کو ادا کرنے کی شرط یہ ہے کہ جو وقت اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل درست نہ ہوگی اور اُس وقت کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

فجر کی نماز کا وقت : صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔
ظہر کی نماز کا وقت : زوال کے بعد سے ہر چیز کا سایہ اس کے دو گنا ہونے تک۔
عصر کی نماز کا وقت : ظہر کے وقت کے ختم ہونے سے سورج کے ڈوبنے تک۔
مغرب کی نماز کا وقت : سورج کے ڈوبنے کے بعد سے مغرب کی طرف آسمان پر رہنے والی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک۔
عشاء کی نماز کا وقت : آسمان کی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق تک۔

روزہ کے مکروہات

① ربر یا اس جیسی کوئی چیز چبانا یا کوئی اور چیز منھ میں ڈالے رکھنا۔
② کوئی چیز چکھنا، مگر جس عورت کا شوہر بدمزاج ہو اس کے لیے زبان کی نوک سے سالن کا مزہ چکھ کر تھوک دینا جائز ہے۔
③ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔
④ منہ میں بہت سارا تھوک جمع کر کے نگلنا۔
⑤ غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا۔
⑥ روزہ کی وجہ سے بے قراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا۔
⑦ روزہ کی حالت میں ناپاک رہنا۔
⑧ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا، کوئلہ یا منجن دانتوں میں ملنا یا عورت کا اس طرح ہونٹوں پر سرخی لگانا کہ اس کے پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو۔

مسئلہ: اپنے رشتہ دار جیسے بھائی، بہن اور ان کی اولاد، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو ضرورت مند ہوں ان کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔

مسئلہ: جن چیزوں میں کسی کو مالک نہ بنایا جائے ان میں زکوٰۃ کا مال خرچ نہ کرنا چاہیے، مثلاً اگر زکوٰۃ کے پیسوں سے کنواں کھدوا دیا، یا سڑک بنوا دی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ: کسی ایک ہی آدمی کو نصاب کے بقدر زکوٰۃ کا مال دے دینا مکروہ ہے۔ اور جب کسی مستحق زکوٰۃ کے پاس نصاب کے بقدر مال جمع ہو جائے تو اب اس کے لیے زکوٰۃ کا مال لینا جائز نہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا مسائل سونا، چاندی، روپیے اور سامان تجارت پر فرض ہونے والی زکوٰۃ کے ہیں۔ ان کے علاوہ زمین کی پیداوار اور مویشیوں (گائے، بکری وغیرہ) پر بھی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، جن کی تفصیل بڑی کتابوں سے معلوم کر لی جائے۔

محنت ومزدوری کی فضیلت

تحصیلِ معاش (روزگار حاصل کرنے) کی سب سے اچھی صورت یہ ہیکہ آدمی خود اپنے دست وبازو اور اپنی محنت سے کوئی ایسا کام کرے جس سے کھانے پینے وغیرہ کی ضروریات پوری ہوں۔ محنت ومزدوری کوئی بری چیز نہیں ہے بلکہ فضیلت اور ثواب کا کام ہے۔ محنت ومزدوری کرنا انبیاء کرام علیھم السلام کی سنت ہے قرآن مجید میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بناتے تھے رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا کہ کسی نے کبھی کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کما کے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کھاتے تھے۔ [صحیح بخاری] نیز ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت کون سی کمائی زیادہ پاک اور اچھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر وہ تجارت جو پاکبازی کے ساتھ ہو۔ [مسند احمد بحوالہ معارف الحدیث]

ماں باپ اولاد کی جنت یا دوزخ ہیں

قرآن وحدیث میں ماں باپ کی خدمت اور راحت رسانی کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ والدین ہمارے وجود میں آنے کا ظاہری سبب ہیں وہ ہماری پرورش کرتے ہیں ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں، ہمارے خاطر اپنا آرام قربان کرتے ہیں جس کا بدلہ اور اجر اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا کا کوئی فرد ادا نہیں کرسکتا، لہٰذا والدین کی خوب خدمت کرنی چاہیے۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور باپ جنت کا دروازہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہیں کہنا چاہیے بلکہ خاکساری اختیار کرنا چاہیے نیز ان کے لیے دعاء کرتے رہنا چاہیے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (اے میرے پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میری پرورش کی بچپن میں)۔

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ وہی تمہاری جنت بھی ہیں اور جہنم بھی ہیں خوش رکھو گے تو جنت ملے گی اور ان کو

ناراض کروگے تو جہنم میں جلوگے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔ [ابن ماجہ]

نیا جوتا پہن کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ خَیۡرِهٖ وَخَیۡرِ مَا هُوَ لَهٗ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ [ابن سنی]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لیے یہ ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لیے یہ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

لباس کی سنتیں

① اکثر سفید رنگ کا کپڑا پہننا۔ [ابوداؤد]

نوٹ: ہمارے نبی ﷺ کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

② قمیص اور کرتے وغیرہ میں پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالنا پھر بایاں اسی طرح پاجامہ شلوار وغیرہ میں پہلے دایاں پاؤں ڈالنا پھر بایاں۔ [ترمذی]

③ پاجامہ، شلوار، لنگی وغیرہ ٹخنہ سے اوپر رکھنا۔ [بخاری]

نوٹ: عورت پاجامہ، شلوار ٹخنہ سے نیچے رکھے گی۔

④ کپڑا پہننے کی دعا پڑھنا۔ [ابوداؤد]

⑤ ٹوپی پہن کر اس پر عمامہ باندھنا۔ [ابوداؤد]

⑥ عمامہ کا شملہ ایک ہاتھ کی مقدار (کہنی تک) یا اس سے زیادہ چھوڑنا۔ [ابوداؤد]

⑦ کپڑے اتارتے وقت ''بِسۡمِ اللّٰهِ'' کہنا۔ [ابن ماجہ]

⑧ اتارنے میں بائیں طرف سے شروع کرنا، پہلے بایاں ہاتھ نکالنا پھر دایاں، اسی طرح پہلے بایاں پاؤں نکالنا پھر دایاں۔ [ابوداؤد]

⑨ جوتا، چپل پہلے دائیں پاؤں میں پہننا پھر بائیں میں۔ [بخاری]

⑩ اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارنا پھر دائیں سے۔ [بخاری]

⑪ بغیر بالوں والے چمڑے کا جوتا پہننا۔ [بخاری]

توحید

- اللہ ایک ہے، اس کی ذات وصفات میں کوئی اس کا ہم مثل اور شریک نہیں۔
- اللہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں۔
- وہ نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اُس کی کوئی اولاد ہے۔
- اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر بات کو جانتا ہے۔
- وہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔
- وہ جو چاہے کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان وزمین، چاند سورج، دریا، پہاڑ، انسان، فرشتہ اور تمام چیزوں کو پیدا کیا۔
- اللہ کے پیدا کرنے سے پہلے کچھ نہ تھا۔
- اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تمام صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
- ہمیں صرف اُسی کی عبادت کرنا چاہیے اور اسی سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ وہی دعاؤں کو سنتا اور حاجتوں کو پوری کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ ہی گناہوں کو معاف کرتا ہے۔
- وہی روزی دیتا ہے۔
- جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔
- زندگی اور موت وہی دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی مخلوق کی بندگی کرنے یا کسی مخلوق سے حاجتیں مانگنے پر ناراض ہوتا ہے وہ مشرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

مکروہ اوقات

تین اوقات ایسے ہیں جن میں کسی بھی قسم کی نماز ممنوع ہے۔

① طلوعِ آفتاب : سورج نکلنے کے وقت سے اُس کی روشنی تیز ہونے تک۔

② نصف النہار : سورج کے آسمان میں بالکل بیچ میں ہونے کے وقت یہاں تک کہ ڈھل جائے۔

③ غروبِ آفتاب : سورج کے ڈوبنے کے وقت۔

ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں صرف نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، فرض نماز پڑھ سکتے ہیں۔

① صبح صادق کے بعد سے سورج نکلنے تک (فجر کی سنتوں کے علاوہ)۔

② عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے ڈوبنے تک۔

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

① سرمہ لگانا۔

② بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا۔

③ ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا۔

④ مسواک کرنا اگرچہ تازی یا تر شاخ کی ہو۔

⑤ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔

⑥ بھولے سے کچھ کھا پی لینا یا صحبت کرنا۔

⑦ اپنا تھوک نگلنا۔

⑧ بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اتر جانا۔

⑨ خود بخود بلا قصد قے ہو جانا، کم ہو یا زیادہ ایک مرتبہ ہو یا تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ ہو۔

ان تمام چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔

گھر میں داخل ہونے کے متعلق آداب

اسلام نے معاشرہ کو عمدہ بنانے کے لیے گھر میں داخل ہونے سے متعلق آداب سکھائے ہیں جن کی رعایت کرنے سے برائی و بے حیائی کا دروازہ بند ہو جائے گا، گھر میں رہنے والے ایذاء و تکلیف سے بچ جائیں گے اور نہ کسی طرح کا فتنہ و فساد پھیلے گا۔ وہ یہ ہیں:

١ جب تک اجازت حاصل نہ کرو اور سلام نہ کر لو داخل نہ ہو۔

٢ اگر ایسا لگے کہ گھر میں کوئی نہیں ہے تب بھی بغیر اجازت کے داخل نہ ہو۔

٣ اگر اجازت نہ دی جائے تو لوٹ جاؤ۔

اگر کوئی گھر یا مکان رہائش کے لیے نہ ہو، جہاں لوگوں کو داخلہ کی عام اجازت ہو، وہاں تمہارا سامان ہو تو اس میں بغیر اجازت کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [سورۂ نور، آیت: ۲۷۔۲۹]

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [ترمذی]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

گھر سے نکلنے کی سنتیں

١ گھر والوں کو سلام کر کے نکلنا۔ [بیہقی]

٢ پہلے بایاں پاؤں گھر سے باہر رکھنا۔ [بیہقی]

٣ گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔ [ترمذی]

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰهِ وَلَجۡنَا وَبِسۡمِ اللّٰهِ خَرَجۡنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا [ابوداؤد]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اندر جانے کی بھلائی اور باہر نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے داخل ہوتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے باہر نکلتے ہیں اور ہم نے اپنے رب اللہ پر ہی بھروسہ کیا۔

گھر میں داخل ہونے کی سنتیں

① اللہ کا ذکر کرتے ہوئے داخل ہونا۔ [مسلم]

② گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا۔ [ابوداؤد]

③ کھنکھار کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر اس طرح داخل ہونا کہ گھر والوں کو معلوم ہو جائے۔ [نسائی]

④ پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کرنا۔ [بیہقی]

⑤ گھر والوں کو سلام کرنا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ [ابوداؤد]

اللہ تعالیٰ کے نام

- اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ''اللہ'' ہے۔
- لفظ اللہ کے سوا خدا کے اور نام بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے کسی نہ کسی صفت کو ظاہر کرتے ہیں ان کو صفاتی نام کہا جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی بہت ساری صفتیں ہیں جیسے **قَدِیْمٌ** یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا، **عَالِمٌ**: ہر چیز کو جاننے والا، **قَادِرٌ**: ہر چیز پر قدرت رکھنے والا، **حَیٌّ**: ہمیشہ زندہ رہنے والا وغیرہ۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا** [سورۂ اعراف]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو تم انہیں ناموں سے اسے پکارو۔

- حدیث شریف میں ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [بخاری]
- خدا تعالیٰ کو انہیں ناموں سے پکاریں جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں اپنی طرف سے کوئی نام تجویز نہ کریں۔

تعداد رکعات

فجر کی نماز میں چار رکعتیں ہیں : دو رکعت سنت مؤکدہ، دو رکعت فرض۔

ظہر کی نماز میں بارہ رکعتیں ہیں : چار رکعت سنت مؤکدہ، چار فرض، دو سنت مؤکدہ، دو نفل۔

عصر کی نماز میں آٹھ رکعتیں ہیں : چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، چار رکعت فرض۔

مغرب کی نماز میں سات رکعتیں ہیں : تین رکعت فرض، دو رکعت سنت مؤکدہ، دو رکعت نفل۔

عشاء کی نماز میں سترہ رکعتیں ہیں : چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، چار رکعت فرض، دو رکعت سنت مؤکدہ، دو رکعت نفل، تین رکعت وتر واجب، دو رکعت نفل۔

روزہ کے مفسدات

مفسدات یعنی روزہ کو توڑنے والی چیزیں۔ مفسدات کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے اور دوسری وہ جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

وہ چیزیں جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے

① کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔

② روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی چلا گیا۔

③ قے آئی اور قصداً لوٹا لی (اور اگر خود لوٹ جائے تو روزہ نہ ٹوٹے گا)۔

④ قصداً منہ بھر کے قے کرنا۔

⑤ کنکری یا گٹھلی یا کوئی بے مزہ چیز قصداً نگل لینا۔

⑥ دانتوں میں رہ گئی کوئی چیز زبان سے نکال کر نگل لینا، اگر وہ نکالی ہوئی چیز چنے کے دانے کے برابر ہے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اور اگر اس سے کم ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن اگر یہی چنے کی مقدار سے کم چیز منہ سے باہر نکالا اور پھر منہ میں ڈال کر نگل لیا تو اس چھوٹی سی چیز کے نگلنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

⑦ کان یا ناک میں تیل یا دوائی ڈالنا۔

⑧ ناک کے ذریعہ کسی چیز کو اس طرح اندر لینا کہ وہ چیز دماغ یا پیٹ تک پہنچ جائے جیسے چھینکنی یا نسوار وغیرہ کو ناک سے چڑھانا۔

⑨ دانتوں سے نکلے ہوئے خون کے اندر چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

⑩ یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی تو روزہ نہیں ہوا۔

⑪ ابر یا غبار کی وجہ سے سورج کا غروب ہونا معلوم نہ ہو سکا اور یہ خیال کر کے کہ سورج غروب ہو چکا افطار کر لیا پھر معلوم ہوا کہ ابھی دن باقی ہے۔

⑫ اگر کسی عورت کی شرمگاہ میں کوئی دوا ڈالی جائے تو فوراً اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

⑬ کوئی مرض معلوم کرنے کے لیے یا حمل کی مدت کا اندازہ لگانے کے لیے لیڈی ڈاکٹر کسی عورت

کی شرمگاہ میں ہاتھ ڈالے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ا) اگر وہ خشک ہاتھ ڈالے جس پر پانی یا دوا کا اثر نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔۲) اور اگر تر ہاتھ ڈالا یا دوا وغیرہ لگا کر ہاتھ ڈالا تو روزہ ٹوٹ جائے گا یا خشک ہاتھ ڈال کر نکالا پھر فوراً دوبارہ ہاتھ ڈالا۔ان تمام صورتوں میں فقط قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔

کیا استعمال والے زیور پر زکوٰۃ ہے؟

حنفیہ کے نزدیک زیوات پر بہر حال زکوٰۃ واجب ہے، چاہے وہ زیورات تراش کر بنے ہوں یا پگھلا کر، برتنوں کی شکل میں ہوں یا کسی اور شکل میں، استعمال میں آتے ہوں یا نہ آتے ہوں یعنی اگر نصاب کے برابر ہوں گے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

عفت و پاکدامنی پر کامیابی اور مغفرت کی خوشخبری

قرآن و حدیث میں اسی مومن کو کامیاب بتایا گیا ہے جو اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے اور کسی بھی حال میں اپنے دامن پر دھبہ نہ آنے دے، زنا و بدکاری سے اپنی حفاظت کرتا رہے حضرت نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کو بشارت ہی نہیں بلکہ ضمانت بھی دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ ترجمہ : (وہی اہل ایمان کامیاب ہیں) جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے ان کے بارے میں ان پر کوئی ملامت نہیں ایک جگہ ارشاد ہے وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ——— ترجمہ : اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عوتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب رکھا ہے نیز حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو میرے لیے اپنی دورانوں کے درمیان کی چیز (شرم گاہ) اور دو جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) کی ضمانت لے میں اس کے لیے جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔ [بخاری]

لہٰذا انسان کو اپنی عفت و پاکدامنی کی خوب حفاظت کرنا چاہیے (نکاح کرلے یا روزہ رکھے)

زنا و بدکاری سے بے انتہا بچنا چاہیے حتیٰ کہ زنا کے قریب بھی نہ جائے کہ اس کا عذاب بہت سخت اور دردناک ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [مسلم]

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

① پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اُتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ [بخاری]

② دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا۔ [بخاری]

③ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ]

④ درود شریف "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ترمذی]

⑤ مسجد میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ......الخ پڑھنا۔ [مسلم]

⑥ اعتکاف کی نیت کرنا۔ [شرح مسلم للنووی]

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [مسلم]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسجد سے نکلنے کی سنتیں

① پہلے مسجد سے بایاں پاؤں باہر نکالنا۔ [بخاری]

② "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ابن ماجہ]

③ درود شریف "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھنا۔ [ترمذی]

④ مسجد سے نکلنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ......الخ پڑھنا۔ [مسلم]

⑤ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا پھر بائیں پاؤں میں پہننا۔ [بخاری]

اللہ کے فرشتے

- فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، ان کو ملائکہ بھی کہتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔
- وہ کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، جن کاموں پر اللہ نے ان کو لگا دیا ہے وہ ان ہی میں لگے رہتے ہیں۔
- فرشتوں کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ومقرب ہیں: حضرت جبرئیلؑ، حضرت میکائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ اور حضرت عزرائیلؑ۔
- حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے احکام، کتابیں، پیغامات رسولوں کے پاس لاتے تھے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں۔
- قرآن وحدیث میں فرشتوں کے متعلق جتنی بھی تفصیلات بتائی گئی ہیں ان تمام پر ایمان لانا ضروری ہے۔

نماز کی شرطیں

نماز کے باہر سات چیزیں فرض ہیں جنہیں ''شرائط نماز'' کہتے ہیں۔

① بدن کا پاک ہونا۔ ② کپڑوں کا پاک ہونا۔ ③ جگہ کا پاک ہونا۔
④ ستر کا چھپانا۔ ⑤ نماز کا وقت ہونا۔ ⑥ قبلہ کی طرف رخ کرنا۔
⑦ نیت کرنا۔

نماز کے فرائض

نماز کے اندر چھ فرائض ہیں جنہیں ''ارکان'' کہتے ہیں:

① تکبیر تحریمہ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنا۔ ② قیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔

③ قرأت کرنا (قرآن مجید پڑھنا)۔ ④ رکوع کرنا۔

⑤ دونوں سجدے کرنا۔ ⑥ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

روزہ کو توڑنے والی وہ چیزیں جن سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں

① رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر ایسی کوئی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لینا۔

② قصداً صحبت کرنا۔

③ فصد کھلوائی (علاج کے لیے رگ سے خون نکلوایا) یا سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا، جان بوجھ کر کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

کفارہ صرف رمضان شریف کے فرض روزے توڑنے سے واجب ہوتا ہے، رمضان کے علاوہ اور کسی روزہ کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

نوٹ: رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اس کے لیے ضروری ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رکا رہے، اسی طرح اگر مسافر دن میں گھر آجائے یا نابالغ لڑکا یا لڑکی بالغ ہو جائے یا عذر والی عورت کا عذر ختم ہو جائے یا پاگل ٹھیک ہو جائے تو ان لوگوں کو بھی شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

کیا زکوٰۃ میں شوہر کی اجازت ضروری ہے؟

عورت کے پاس جو زیور ہے وہ اگر شوہر کا دیا ہوا ہے اور اس نے بیوی کو اس کا مالک نہیں بنایا جیسا کہ (بعض جگہ کا) عرف ہے تو اس کی زکوٰۃ شوہر کے ذمّہ ہے، عورت پر اس کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔ اگر شوہر اس کی زکوٰۃ نہ دے گا تو وہ گنہگار ہوگا، عورت گنہگار نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ زیور عورت کے

جہیز میں اس کے والدین کی طرف سے آیا ہوا ہے یا شوہر کا دیا ہوا ہے لیکن شوہر نے بیوی کو اس کا مالک بنا دیا ہے تو وہ عورت کی ملک ہے، اس کی زکوٰۃ عورت ہی کے ذمہ ہے۔ زیور ہی کے حصے سے یا روپیوں سے زکوٰۃ ادا کرے اس میں شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر شوہر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرے، تو بھی درست ہے۔

خرید وفروخت میں خوش اخلاقی کی فضیلت

خرید وفروخت اور قرض وغیرہ لین دین کے معاملات میں اکثر انسان کے ہاتھوں سے صبر کا دامن چھوٹ جاتا ہے، غصہ اور سختی کا معاملہ ہو جاتا ہے، حتی کہ گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے، جس کی وجہ سے ظلم و زیادتی ہو جاتی ہے، حالانکہ اسلام بندگان خدا اور عام مخلوق کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے، لہٰذا اپنے معاملات میں نرمی اور درگذر سے کام لینا چاہیے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت اور اپنے حق کا تقاضا کرنے میں نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آتا ہو۔ [بخاری] نیز رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا: جس کے پاس کوئی ایسا عمل نہیں تھا جس کو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا مگر ہاں! وہ لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کے معاملہ میں درگذر اور احسان کا معاملہ کرتا تھا اور غریبوں اور مفلسوں کو معاف کر دیتا تھا ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو احسان اور درگزر کا معاملہ تو میرے بندوں کے ساتھ کرتا تھا ایسا کریمانہ رویہ میرے لیے زیادہ سزاوار ہے اور میں اس کا تجھ سے زیادہ حقدار ہوں (کہ معافی اور درگذر کا معاملہ کروں)۔ اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے اس بندے سے درگذر کرو، چنانچہ اسے معاف کر دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا۔ [مسلم]

گھر میں داخل ہونے کے بارے میں ایک ادب

اسلام میں معاشرتی زندگی سے متعلق بیان کیے گئے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ بڑے افراد تو جب بھی گھر میں آئیں، اجازت لے کر آئیں، البتہ چھوٹے بچے، گھر کے غلام و باندی، اسی طرح وہ لوگ جن سے پردہ نہیں ہے جو بار بار گھر میں آتے جاتے رہتے ہیں، ان کے لیے ہر مرتبہ اجازت لینا ضروری نہیں مگر تین

اوقات میں (جو انسان کے خلوت و تنہائی میں رہنے کے ہیں) ان کے لیے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ (۱) فجر سے پہلے۔ (۲) دوپہر میں آرام کے وقت۔ (۳) عشاء کی نماز کے بعد۔ ہمیں اپنے بچوں کو معاشرہ سے متعلق تعلیمات کو سکھانا اور ان کا پابند بنانا چاہیے۔ [سورۂ نور، آیت:۵۸]

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ [بیہقی]

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور آپ نے جس مقام محمود کا وعدہ ان سے کیا وہ انہیں عنایت فرما، بے شک آپ وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔

اذان کی سنتیں

(۱) باوضو اذان دینا۔ [سنن کبریٰ] (۲) کھڑے ہو کر اذان دینا۔ [تلخیص الجبیر]

(۳) قبلہ رُخ ہو کر اذان دینا۔ [سنن کبریٰ] (۴) اونچی جگہ پر اذان دینا۔ [تلخیص الجبیر]

(۵) دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دینا۔ [ابن ماجہ]

(۶) بلند آواز سے اذان دینا۔ [سنن کبریٰ] (۷) ٹھہر ٹھہر کر اذان دینا۔ [ترمذی]

(۸) "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ" پر دائیں جانب اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ" پر بائیں جانب چہرہ پھیرنا۔ [سنن کبریٰ]

(۹) اذان کے جواب میں مؤذن کے تمام کلمات دہرانا۔ [بخاری]

(۱۰) "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةُ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ" کے جواب میں "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهُ" بھی کہنا۔ [مسلم]

(۱۱) اذان کے بعد کی دُعا پڑھنا۔ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ"............الخ [بخاری]

(۱۲) "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمُ" کے جواب میں "صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ" بھی کہنا۔ [الاسرار المرفوعہ]

(۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ نکلنا۔ [مصنف بن عبدالرزاق]

آسمانی کتابیں اور صحیفے

- اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں نازل فرمائیں۔
- بڑی کتابوں کو ''کتاب'' اور چھوٹی کتابوں کو ''صحیفہ'' کہتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتابوں میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں: توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید۔
- توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔
- کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر، کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے۔
- ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔
- اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

نماز کے واجبات

ایسی چیزیں جو اگر بھولے سے چھوٹ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے، ورنہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

۱. فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے خاص کرنا۔
۲. فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔
۳. فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔
۴. سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

(۵) قرأت کے بعد رکوع اور رکوع کے بعد سجدہ میں ترتیب قائم رکھنا۔

(۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

(۷) جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

(۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

(۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

(۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

(۱۱) امام کو فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کی وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔

(۱۲) ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا۔

(۱۳) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔

(۱۴) وتر کی نماز میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

روزہ کی قضا کے مسائل

(۱) اگر کسی شخص نے بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے۔

(۲) کسی عذر کی وجہ سے رمضان کے کچھ روزے چھوٹ گئے۔

(۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے۔

نوٹ: روزوں کی قضا کا وقت متعین نہیں، جب وقت ملے قضا کر لے، مگر جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے، بلا وجہ تاخیر کرنا بری بات ہے۔

مسئلہ: قضا روزے لگاتار رکھنا ضروری نہیں، چاہے لگاتار رکھے یا درمیان میں دن چھوڑ کر رکھے،

دونوں طرح جائز ہے۔

مسئلہ: ایک رمضان کے روزوں کی قضا باقی تھی کہ دوسرا رمضان آگیا تو اب اس دوسرے موجودہ رمضان کے روزے رکھے اور پہلے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا اس رمضان کے بعد کرے۔

مسئلہ: اگر کسی نے نفل روزہ توڑ دیا تو اس کی قضا رکھنا واجب ہے، کیونکہ نفل نماز اور نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں۔

زیورات کی زکوٰۃ عورت کہاں سے دے؟

اگر زکوٰۃ میں دینے کے لیے عورت کے پاس زیور کے علاوہ اور کوئی مال نہ ہو تو اس عورت کو اسی زیور میں سے زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ لہٰذا زیور کا کچھ حصہ بقدرِ زکوٰۃ دے دیا جائے گا کہ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کی گئی ہے۔

سود (INTEREST) گناہ کبیرہ ہے

سود (INTEREST) لینا دینا شریعت میں حرام ہے اور بہت بڑا گناہ ہے، اپنے کاروباری معاملات میں اس سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے، سود کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ'' ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ''سود'' کا جو حصہ بھی رہ گیا ہو اس کو چھوڑ دو اگر تمہارے اندر ایمان ہے، اگر تم سود کو نہیں چھوڑو گے (یعنی سود کے معاملات کرتے رہو گے) تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن۔ لو سود پر اتنی سخت اور سنگین وعید وارد ہوئی ہے جو کسی دوسرے بڑے سے بڑے گناہ کے بارے میں قرآن مجید میں

وارد نہیں ہوئی ۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے نگاہ میں یہ گناہ دوسرے سب گناہوں سے زیادہ شدید ہے ۔رسول اللہ ﷺ نے سود خوری کو انتہائی درجے کے کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے اور سود لینے والوں کے ساتھ اس کے دینے والوں یہاں تک کہ سودی دستہ ویز لکھنے والوں اور سودی معاملات کے گواہ بننے والوں کو بھی لعنت کا مستحق قرار دیا ہے۔ [ابن ماجہ]

مغرب کی اذان کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَآ اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ [ابوداؤد]

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

اقامت کی سنتیں

① امام کو آتا دیکھ کر اقامت شروع کرنا۔ [ابوداؤد]

② ایک جگہ پر اطمینان سے کھڑے ہو کر اقامت کہنا۔

③ اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کہنا۔ [ترمذی]

④ صفوں کو سیدھا کرنا اور کندھوں کو ملانا۔ [ابوداؤد]

⑤ اقامت کا جواب اذان کی طرح دینا، البتہ ’’ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ ‘‘ کے جواب میں ’’اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا‘‘ بھی کہنا۔ [سنن کبریٰ]

⑥ اقامت کی آواز سن کر فوراً جماعت کی صف میں شریک ہو جانا۔ [مصنف بن عبدالرزاق]

⑦ مسجد میں اقامت شروع ہو جائے تو وہاں فرض کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑھنا۔ [مسلم]

قرآن مجید

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔
- قرآن مجید تھوڑا تھوڑا، ضرورت کے لحاظ سے تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں اترا، کبھی ایک آیت، کبھی دو چار آیتیں اور کبھی ایک سورت۔
- حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کو آیت یا سورت سنا دیتے تھے، آپ اسے سن کر یاد کر لیتے اور کسی لکھنے والے کو بُلا کر لکھوا دیتے تھے۔
- قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، قیامت تک اس میں کسی قسم کی تبدیلی اور کمی یا زیادتی نہیں ہوسکتی۔
- قرآن مجید کے مضامین میں ذرہ بھر شک کی گنجائش نہیں وہ تمام لوگوں کی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

قیام اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھانے کا طریقہ

۱. تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو نہ جھکانا۔
۲. تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا۔
۳. ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔
۴. انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی رکھنا اور نہ زیادہ بند رکھنا۔
۵. دونوں پیروں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔
۶. حالتِ قیام میں نگاہ کو سجدہ کی جگہ رکھنا، جھک کر کھڑا نہ ہونا۔

نوٹ: تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں سے کانوں کا چھونا ضروری نہیں۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

۱. دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رکھنا۔
۲. چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹّے کو پکڑنا۔

③ بیچ کی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔
④ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔

قرأت

ثناء کے بعد تعوذ یعنی '' اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ '' پڑھیں۔ پھر تسمیہ یعنی '' بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ '' پڑھیں۔ ـــــ اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں، پھر کوئی سورۃ یا کم سے کم تین آیتیں پڑھیں اور پڑھنے میں نہ زیادہ جلدی کریں اور نہ زیادہ ٹھہر کر پڑھیں، بلکہ درمیانی رفتار سے پڑھیں۔
نوٹ: اگر امام کے پیچھے ہو تو خاموش کھڑے ہو کر غور سے سنیں اور جب امام کی سورۂ فاتحہ ختم ہو تو آہستہ سے آمین کہیں۔

کفارہ کے مسائل

روزہ کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، اگر غلام آزاد نہیں کر سکتا تو دو مہینہ کے لگاتار روزے رکھے، اگر دو مہینہ کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں میں سے ہر ایک کو پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت دیدے البتہ ایک مسکین کو ساٹھ مسکینوں کا غلہ ایک ساتھ دینا جائز نہیں۔ ہاں یہ جائز ہے کہ ایک ہی مسکین کو ساٹھ روز تک دونوں وقت کا کھانا کھلا دیا جائے یا ایک دن کا غلہ پونے دو کلو گیہوں ہر روز دے دیا جائے یا روزانہ پونے دو کلو گیہوں کی قیمت دے دی جائے اور اگر ایک رمضان میں کئی روزے توڑ ڈالے تو سب کی طرف سے ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر الگ الگ رمضان کے روزے ہوں تو الگ الگ کفارہ واجب ہوگا۔

روزہ کا فدیہ

اگر کسی شخص میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ روزہ رکھ سکے اور آئندہ طاقت آنے کی امید بھی نہیں رہی مثلاً ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید ختم ہو گئی یا اتنا ضعیف اور بوڑھا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا، تو ان سب صورتوں میں روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے۔ ایک روزہ کا فدیہ یہ ہے کہ پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت فقیر کو دیدے۔ لیکن اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت اور صحت حاصل ہو جائے کہ روزہ رکھ سکتا ہے تو چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا ضروری ہوگی، دیا ہوا فدیہ کافی نہ ہوگا۔ اگر روزوں کی قضا باقی تھی

تو انتقال سے پہلے ان روزوں کے فدیہ کی وصیت کرنا ضروری ہے اور اگر وصیت کرنے سے پہلے انتقال ہو گیا تو اس کے ورثاء کو چاہیے کہ اس کی طرف سے فدیہ ادا کریں۔

دلہن کو جو زیور دیا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے؟

وہ زیور جو دولہے کا (یعنی لڑکے کا) باپ دلہن کو دیتا ہے، وہ زیور ہمارے عرف (سماج) میں دلہن کی مِلک نہیں ہے لہٰذا اس کی زکوٰۃ دولہے کے باپ کے ذمّہ ہے اور جہاں عرف میں وہ زیور دلہن کی ملک قرار پاتا ہے اس کی زکوٰۃ دلہن پر ہوگی۔

حرام کمائی کی چند صورتیں

یہاں حرام کمائی کی چند صورتیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ ہر شخص اپنی آمدنی اور اخراجات کو دیکھے کہ وہ حرام کمائی سے تو حاصل نہیں ہوتے، اگر حرام کمائی سے حاصل ہوتے ہیں، تو آج ہی سے اس سے پرہیز کرنا شروع کردیں۔

① ہر وہ ملازمت حرام ہے جس میں گناہ کیا جاتا ہو، چونکہ گناہ کرنا اور گناہ پر مدد کرنا دونوں حرام ہے۔

② حرام چیزوں کی تجارت حرام ہے اور اس پر نفع بھی حرام ہے مثلاً شراب، خنزیر، خون، مردار گوشت، مورتیاں، ٹی وی وغیرہ ان سب چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے اور ان کی قیمت اور نفع بھی حرام ہے۔

③ بیمہ پالیسی سراسر جوا ہے، زندگی کا بیمہ ہو یا اموالِ تجارت کا، کارخانوں یا گاڑیوں کا یہ سب کام حرام ہے اور ان میں اپنی جمع کی ہوئی رقم سے جو کچھ زائد ملے وہ سب حرام ہے۔

④ جتنے بھی جوے کے طریقے ہیں، گھوڑ دوڑ وغیرہ ان سب کی آمدنی حرام ہے۔

⑤ میراث شریعت کے مطابق تقسیم نہیں کی جاتی مرنے والے کے بیٹے اپنی بہنوں اور ماؤں کو میراث نہیں دیتے اور چونکہ میراث تقسیم نہیں ہوتی اس لیے یتیموں کے حصے کا مال بھی ہڑپ کرلیا جاتا ہے، شرعاً جو دوسروں کا مال ہے اس کو اپنی ملکیت اور کام میں لانا حرام ہے اگرچہ دینے والے نے بظاہر کسی دباؤ میں خاموشی اختیار کرلی ہو، اسکے باوجود بھی لینا حرام ہے۔

کھانے سے پہلے کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ [بخاری]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

شروع میں دُعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

بِسۡمِ اللّٰہِ أَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ [ابوداوٗد]

ترجمہ: شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں۔

کھانے کے بعد کی دُعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ أَطۡعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسۡلِمِیۡنَ [ترمذی]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

کھانے کی سنّتیں

① دسترخوان بچھانا۔ [بخاری]

② دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا اور نہ پونچھنا اور نہ کلی کرنا۔ [ترمذی]

③ کھانے سے پہلے کی دعا پڑھنا۔ [بخاری]

④ سنت طریقہ کے مطابق بیٹھنا، ایک زانو یا دو زانو بیٹھنا۔ [زادالمعاد]

⑤ دائیں ہاتھ سے کھانا۔ [بخاری]

⑥ اپنے سامنے سے کھانا۔ [بخاری]

⑦ تین انگلیوں سے کھانا۔ [مسلم]

⑧ اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالینا۔ [ترمذی]

⑨ برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔ [بخاری]

⑩ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ [ترمذی]

⑪ کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ [بخاری]

⑫ بہت زیادہ گرم نہ کھانا۔ [مسلم]

⑬ کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا۔ [ترمذی]

⑭ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔ [بخاری]

قرآن مجید کی خصوصیات

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور اللہ تعالی کا کلام بھی ہے، قرآن مجید سب سے افضل کتاب ہے۔قرآن مجید کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

- قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے، اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی۔ جب کہ پہلی کتابوں میں لوگوں نے تبدیلی کر ڈالی۔
- قرآن مجید (کی عبارت) مُعْجِز ہے۔یعنی اتنے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سی چھوٹی سورۃ کی طرح بھی کوئی سورۃ کوئی شخص نہیں بنا سکتا بلکہ قرآن جیسی ایک آیت بھی نہیں پیش کر سکتا۔
- قرآن مجید آخری شریعت لے کر آیا ہے، اس لیے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ (ختم) کر دیا ہے۔
- قرآن مجید تیئیس (۲۳) برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔آہستہ آہستہ اور ضرورت کے وقت اُترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کے احکام قبول کرتے رہے اور مسلمان ہوتے گئے۔
- قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بہ سینہ حفاظت رسول کریم ﷺ کے مبارک زمانہ سے آج تک برابر چلی آئی ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔اسی سینہ بہ سینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت یہ موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کرسکیں یا اسے دنیا سے ختم کر دیں اور ان شاء اللہ قیامت تک ایسا موقع نہیں ملے گا۔

رکوع کا طریقہ

① رکوع کی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جانا۔

② رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

③ گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کھلا رکھنا۔

④ پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔

⑤ پیٹھ کو بالکل سیدھا رکھنا۔

⑥ سر اور کمر کو برابر رکھنا۔

⑦ رکوع میں کم سے کم تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' کہنا۔

⑧ رکوع سے اُٹھتے ہوئے امام کو ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' اور مقتدی کو ''رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ'' اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو دونوں کہنا۔

نوٹ: رکوع میں نگاہیں قدموں پر ہوں۔ رکوع سے اُٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو ''قومہ'' کہتے ہیں۔

روزہ کے متفرق مسائل

بغیر نیت کے بھوکا رہنے سے روزہ نہیں ہوگا

اگر کسی نے پورے دن کچھ نہیں کھایا پیا، شام تک بھوکا پیاسا رہا، لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک ہی نہیں لگی یا کسی اور وجہ سے کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا، ہاں اگر دل میں روزہ کا ارادہ کر لیتا تو روزہ ہو جاتا۔

نیت کرنے کے بعد بھی صبح صادق تک کھا سکتے ہیں

شریعت میں روزے کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس لیے جب تک صبح صادق نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے، بعض حضرات شروع رات میں سحری کھا کر نیت کی دعا پڑھ کر لیٹ جاتے ہیں

اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب نیت کرنے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہیے، یہ خیال غلط ہے۔ جب تک صبح صادق نہ ہو کھا سکتے ہیں، چاہے نیت کر چکے ہوں یا نیت ابھی نہ کی ہو۔

صبح صادق کے بعد اذان ہونے تک سحری کھاتے رہنا

صبح صادق کے بعد کھانا پینا درست نہیں ہے، خواہ اذان ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اس بارے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے، بعض لوگ صبح صادق کے بعد بھی اذان ہونے تک کھاتے رہتے ہیں، ان کا روزہ نہیں ہوتا۔

غلطی سے صبح صادق کے بعد سحری کھانا

اگر کسی کی آنکھ دیر سے کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے، اسی گمان پر سحری کھالی پھر بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی، تو روزہ نہیں ہوا، قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں، لیکن پھر کچھ کھائے پیے نہیں بلکہ روزہ داروں کی طرح رہے۔ اور اسی طرح اگر سورج غروب ہونے کے گمان سے روزہ کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے کفارہ واجب نہیں اور جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

لڑکی کے لیے زیور بنوا کر رکھا تو اس کی زکوٰۃ کس پر ہے؟

لڑکی کے لیے جو زیور بنا کر رکھا جاتا ہے اگر لڑکی کو اس زیور کا مالک بنا دیا گیا اور لڑکی نابالغ ہے تو اس کی زکوٰۃ کسی پر فرض نہیں نہ لڑکی پر نہ والدین پر، ہاں جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس پر اُس کی زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر لڑکی کو اس کا مالک نہیں بنایا گیا تو وہ زیور جس کی ملک میں ہو اسی پر اس کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

اولاد کو حسن سیرت کا تحفہ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہیکہ کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا [ترمذی] لہٰذا جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اس سے کلمۂ طیبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

کہلوانا چاہیے اور اچھی اچھی باتیں سکھانا چاہیے۔ انبیاء علیھم السلام کی سیرت اور صحابہ کے قصّے سنانا چاہیے اور اسلام کے لیے جان و مال کی قربانی دینے والوں کی حوصلہ مندی کے واقعات بتانا چاہیے غرض یہ کہ بچوں کو شروع ہی سے خدا پرستی کے راستے پر ڈالنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی تاکید کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں کوتاہی کرنے پر ان کو سزا دو اور ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو۔ [سنن ابی داوٗد]

کسی کے یہاں دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَّنْ أَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ [مسلم]

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔

کھانا کھلانے والے کے لیے مہمان کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْ مَارَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ فَارْحَمْھُمْ [مسلم]

ترجمہ: اے اللہ! تو نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں ان کے لیے برکت عطا فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر۔

دسترخوان اٹھانے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا [بخاری]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو پاکیزہ ہو، بابرکت ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو ناکافی سمجھ کر اور بالکل رخصت کر کے اور اس سے بے نیازی اختیار کرتے ہوئے نہیں اٹھا رہے ہیں۔

دین کا بنیادی کورس

اللہ کے پیغمبر

- پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ انھیں اپنے بندوں تک اپنے احکام پہنچانے کے لیے مقرر فرماتا ہے۔
- پیغمبر سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔
- پیغمبر بری عادتوں اور برے کاموں نیز صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔
- پیغمبر اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے میں نہ کوتاہی کرتے ہیں اور نہ کمی زیادتی کرتے ہیں۔ احکام کو پہنچانے میں ان سے خطا، سہو یا نسیان کا واقع ہونا محال ہے۔
- پیغمبروں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔
- اب ہمارے نبی ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور پیغمبر نہیں آئے گا۔
- چند مشہور پیغمبروں کے نام یہ ہیں: حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ۔ تمام پیغمبروں پر دل سے ایمان لانا ضروری ہے۔

سجدہ میں جانے کا طریقہ

۱. رکوع سے اُٹھ کر اطمینان سے بالکل سیدھا کھڑا ہونا۔
۲. سجدہ میں جاتے وقت سر اور سینہ کو نہ جھکانا، بلکہ سیدھا رکھنا۔
۳. پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھنا پھر دونوں ہاتھوں کو، پھر ناک اور پھر پیشانی کو۔

سجدہ کا طریقہ

۱. سجدہ کی تکبیر کہنا۔

(۲) دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا، سجدہ میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر رکھنا۔

(۳) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔

(۴) پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔

(۵) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔

(۶) سجدہ میں کم سے کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" پڑھنا۔

(۷) سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔

(۸) سجدہ کی حالت میں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر رکھتے ہوئے قبلہ کی طرف موڑنا۔

(۹) سجدہ کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملی ہوئی رکھنا، نگاہیں ناک پر رکھنا اور پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ کی طرف رکھنا۔

نوٹ: دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ یہ جلسہ واجب ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دینا چاہیے۔

سجدہ سے اُٹھنے کا طریقہ

سجدہ سے اُٹھتے وقت بھی سر اور سینہ نہ جھکانا بلکہ سیدھا ہی رکھنا اور سجدہ سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔

بغیر سحری کا روزہ

روزہ کے لیے سحری کھانا مستحب ہے، لیکن بلا سحری کے بھی روزہ ہو جاتا ہے۔ اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلی، سب کے سب سو گئے تو بغیر سحری کھائے روزہ رکھنا چاہیے، سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔

بھول سے کھانا یا صحبت کرنا

اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے یا بھولے سے صحبت کر لے، تو اس کا روزہ نہیں گیا بلکہ بھول کر پیٹ بھر کے کھا پی لے تب بھی روزہ نہیں گیا۔

روزے کی حالت میں کھانے والے کو دیکھنے والا یاد دلائے یا نہیں؟

اگر کوئی شخص بھول سے روزے میں کھانے پینے لگے، تو دیکھنے والا یہ دیکھے کہ کھانے والا طاقت ور ہے یا کمزور، اگر طاقت ور ہے تو اسے روزہ یاد دلانا ضروری ہے اور اگر وہ شخص کمزور یا بوڑھا ہے تو یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے۔

روزہ کی حالت میں حلق کے اندر مکھی، مچھر، گرد وغبار وغیرہ کا چلا جانا

روزہ کی حالت میں حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں یا گرد وغبار چلا گیا، تو روزہ نہیں گیا، البتہ اگر قصداً ایسا کیا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح کان میں خود بخود پانی چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر باقاعدہ کان میں پانی داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزہ کی حالت میں نکسیر پھوٹ جانا

روزہ کی حالت میں نکسیر پھوٹ گئی یہاں تک کہ اس کا اثر تھوک میں بھی پایا گیا تو اس سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آیا بشرطیکہ اس کے پیٹ میں خون نہ گیا ہو۔

نقلی دانت کا حکم

جو شخص منہ میں ہر وقت مصنوعی دانت لگائے رہتا ہے، نہ ان میں بو ہے اور نہ مزہ ہے، روزے کی حالت میں یہ دانت منہ میں رہتے ہیں تو اس سے روزہ مکروہ نہ ہوگا۔

زیور کے نگ اور کھوٹ کا حکم

سونے کے زیور میں جو نگ وغیرہ لگاتے ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں، کیونکہ ان کو الگ کیا جا سکتا ہے، البتہ جو کھوٹ ملا دیتے ہیں وہ سونے کے وزن میں شمار ہوگا۔ اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی، اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

پڑوسیوں کے حقوق

انسان کا اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور قریبی رشتہ داروں کے علاوہ اپنے ہمسایوں اور پڑوسیوں سے بھی واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعلیم وہدایت میں ہمسائگی اور پڑوس کے اس تعلق کو بڑی عظمت بخشی ہے اور اس کے احترام ورعایت کی بڑی تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ اس کو جزوایمان اور جنت میں داخلہ کی شرط اور اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا معیار قرار دیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:۔ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ ،ترجمہ: جوشخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ [بخاری ومسلم] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کی تکلیف سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ [مسلم] نیز نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! اگر پڑوسی کا بچہ تمہارے گھر آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ (کھانے پینے کی چیز وغیرہ) دیدو، یہ آپس میں محبت کا سبب ہے۔ [شمائل کبریٰ]

افطار کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ [ابوداؤد]

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

افطار کے بعد کی دعا

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ [ابوداؤد]

ترجمہ: پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر اللہ نے چاہا۔

دودھ پینے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ [ترمذی]

ترجمہ : اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔

رسول اور نبی

- اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں بعض رسول ہیں اور بعض نبی ہیں۔

رسول اور نبی میں تھوڑا سا فرق ہے:

① رسول اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور نئی کتاب دی گئی ہو۔

② نبی اس پیغمبر کو کہتے ہیں جسے نئی شریعت اور نئی کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی شریعت اور پہلی کتاب کا تابع ہوتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اس دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کو بھیجا۔
- ہم تمام کو اس طرح ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے ہم ان سب کو برحق رسول مانتے ہیں۔
- نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادہ کا کوئی دخل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔

قعدہ کا طریقہ

① دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

② دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

③ تشہد میں ''أَنْ لَّآ إِلٰهَ'' پر شہادت کی انگلی کو اُٹھانا اور ''إِلَّا اللّٰهُ'' پر رکھ دینا۔

④ قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔

⑤ درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا۔

⑥ دونوں طرف سلام پھیرنا۔

⑦ سلام کی ابتداء داہنی طرف سے کرنا۔

⑧ امام کا مقتدیوں، فرشتوں اور نیک جنات کی نیت کرنا۔

⑨ مقتدی کا امام، فرشتوں، نیک جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔

⑩ منفرد کا صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

⑪ مقتدی کا امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔

⑫ دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔

نوٹ: قعدہ کی حالت میں نگاہ گود میں رکھے۔

نوٹ: سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے کے لوگوں کو رخسار (گال) نظر آئے۔

ڈکار کے بعد منہ میں پانی آجانا

جس شخص نے سحری میں اس قدر کھایا ہو کہ طلوعِ آفتاب کے بعد ڈکاریں آتی ہیں اور ان کے ساتھ پانی آتا ہے، تو اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں ہوتا۔

ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال

روزہ کی حالت میں احناف نے مسواک کی اجازت دی ہے چاہے وہ خشک لکڑی کی ہو یا تر لیکن ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال کرنا مکروہ ہوگا۔

روزہ میں مذی کا نکلنا

بوس وکنار وغیرہ کی وجہ سے جو پانی نکلتا ہے، اس کو مذی کہتے ہیں۔اس سے روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا، البتہ منی کے نکلنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لیے اگر روزہ دار کو خطرہ ہو تو بوس وکنار جائز نہیں ہے بلکہ مکروہِ تحریمی ہے۔

روزہ میں منی کا نکلنا

سونے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے (جس کو احتلام کہتے ہیں) روزہ فاسد نہ ہوگا، اسی طرح اگر کسی عورت کو دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا دل میں خیال کرنے سے منی نکل جائے جب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا۔

رمضان میں جنابت کا غسل صبح کرنا

رمضان میں غسل جنابت صبح صادق کے بعد کرنے سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ البتہ بلا عذر غسل میں تاخیر کرنے کا گناہ ہوگا۔

روزہ میں تر کپڑا پہننا یا بار بار غسل کرنا

روزہ میں تر کپڑا پہننا اور ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے بار بار غسل کرنا جائز ہے، اس سے روزہ میں کچھ فرق نہیں آتا۔

جس زیور میں جواہرات جڑے ہوں اُس کا حکم

زیور جو چاندی اور سونے کا ہو (جس میں جواہرات جُڑے ہوئے ہوں) اس میں بقدر چاندی وسونے کے زکوٰۃ فرض ہے، یعنی اگر اس میں جواہرات جڑے ہوئے ہوں تو ان کی مالیت پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، صرف چاندی سونے کی مالیت پر زکوٰۃ ہے۔

روزی تلاش کرنے میں میانہ روی کی حد سے آگے نہ بڑھو

روزی روٹی کی تلاش کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے بلکہ شریعت میں رزق تلاش کرنے کا حکم ہے اور اس کا وقت بھی بتایا گیا ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ حلال کمائی کے لیے صبح سویرے چلے جایا کرو کیونکہ اس سے کاموں میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔ [طبرانی] مگر اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ اس معاملہ میں اعتدال اور میانہ روی کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے اگر روزی میں کچھ تنگی اور تاخیر بھی ہو جب بھی اس کے حاصل کرنے کے لیے کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے

خلاف ہواور جس میں اس کی نافرمانی ہوتی ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر یقین رکھتے ہوئے صرف حلال اور مشروع طریقوں ہی سے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کریں اس لیے کہ جو رزق مقدر میں ہوگا وہ تو مل کر ہی رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اپنے مقدر کا رزق پورا نہ کرلے اگرچہ دیر سے اس کو پہونچے، (جب یہ بات ہے تو) تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو اور روزی تلاش کرنے میں میانہ روی کی حد سے آگے نہ بڑھو اور روزی میں کچھ تاخیر ہو جائے، تو تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے غیر مشروع طریقوں سے اس کے حاصل کرنے کی فکر و کوشش نہ کرنے لگو کیوں کہ جو حلال روزی اللہ کے پاس ہے وہ طاعت ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ [بزار]

پانی پینے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا [کنز العمال]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

پانی پینے کی سنتیں

① دائیں ہاتھ سے پینا۔ [مسلم] ② بیٹھ کر پینا۔ [ترمذی]

③ دیکھ کر پینا۔ [ابوداؤد] ④ ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھ کر پینا۔ [بخاری]

⑤ تین سانس میں پینا۔ [بخاری] ⑥ پینے کے بعد ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا۔ [ترمذی]

آب زمزم پینے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ [حاکم]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

دین کا بنیادی کورس

سبق نمبر ۱۴

رسالتِ نبی اکرم ﷺ

- حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور اُس کے رسول ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ تمام رسولوں سے مرتبہ میں بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔
- ہمارے رسول ﷺ کے اخلاق نہایت اچھے اور عمدہ تھے۔
- ہمارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ علم دیا۔
- ہمارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو سیدھی راہ بتلانے کے لیے بھیجا۔
- ہمارے رسول ﷺ ہمیشہ اچھی باتوں اور اچھے کاموں کا حکم کرتے تھے۔
- ہمارے رسول ﷺ ہمیشہ بُری باتوں اور برے کاموں سے روکتے تھے۔
- رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرنا اور ان کی سب سے زیادہ عزت وعظمت اور اطاعت کرنا ہر امتی کے لیے لازم اور ضروری ہے۔
- ہمارے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر دل سے یقین رکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

نماز کے مکروہات

(ایسی چیزیں جن سے نماز کا ثواب کم ہو جاتا ہے)

① سَدْل یعنی کپڑے کو لٹکانا۔

② کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے سمیٹنا۔

③ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

④ معمولی کپڑوں (جن کو پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا) میں نماز پڑھنا۔

⑤ سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

⑥ پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔

⑦ انگلیاں چٹخانا۔

⑧ مردوں کا سجدہ میں کلائیاں زمین پر بچھانا (عورتیں سجدہ میں کلائیاں بچھادیں گی)۔

⑨ کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھا ہو۔

⑩ اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے، پچھلی صف میں کھڑا ہونا۔

⑪ کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

⑫ جہاں پر کسی جاندار کی تصویر ہو اس کے دائیں بائیں یا اس کے سامنے نماز پڑھنا۔

⑬ آیتوں یا تسبیحات کو انگلیوں سے گننا۔

⑭ سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

⑮ جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

⑯ بلاوجہ آنکھوں کو بند کرنا۔

⑰ قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے آسمان کی طرف یا اِدھر اُدھر دیکھنا۔

⑱ ٹوپی یا عمامہ کے کنارہ پر سجدہ کرنا۔

روزہ کی حالت میں حیض کا آجانا

اگر فرض نماز پڑھنے کے دوران حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہوگی، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت نماز میں حیض آگیا تو اس کی قضا پڑھنی ہوگی اور اگر روزہ کی حالت میں آدھے دن کے بعد حیض آیا، تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضا رکھے، چاہے فرض روزہ ہو یا نفل۔

روزہ میں دودھ پلانا

روزہ کی حالت میں بچہ کو دودھ پلانے سے عورت کا روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

بچہ کب سے روزہ رکھے؟

بالغ ہونے سے پہلے جب بچّہ میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو عادت ڈالنے کی غرض سے اس کو روزہ کا حکم کیا جائے، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کہ بچہ کو روزہ رکھنے سے کوئی ضرر نہ ہو اور اگر ضرر ہو تو حکم نہ کیا جائے۔

نابالغ بچے کا روزہ توڑ دینا

نابالغ بچہ اگر روزہ توڑ دے تو اس کی قضا رکھوانا ضروری نہیں، ہاں اگر نماز توڑ دے تو دوبارہ پڑھوانا (جبکہ سمجھدار ہو) واجب ہے، سات سال کا ہو تو پیار اور محبت سے کہا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر مارنے کی بھی گنجائش ہے۔

روزہ میں ٹیکہ لگوانا

اگر روزہ کی حالت میں بازو میں یا کسی جگہ بدن میں ٹیکہ لگایا جائے، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

خالص جواہرات پر زکوٰۃ کا حکم

جواہرات مثلاً ہیرا، موتی، لعل، یاقوت وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے، مگر جب وہ تجارت کی نیت سے لیے گئے ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ ہوگی۔

قرض دینے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی زندگی میں آپسی تعاون اور معاملاتی لین دین کا محتاج بنایا ہے، ہر فرد اور ہر طبقہ کی ضرورت ایک دوسرے سے وابستہ ہے، اس لیے اگر انسان کو کوئی اہم ضرورت پیش آجاتی ہے اور وہ اپنی شرافت کی وجہ سے کسی سے سوال نہیں کرتا اور نہ صدقہ وخیرات لینے کے لیے اس کا دل آمادہ ہوتا ہے مگر ہاں وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے قرض لینا چاہتا ہے ایسے آدمی کو قرض دیدینا چاہیے، اس لیے کہ یہ قرض دینا صدقہ سے افضل ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ میں نے شب معراج میں جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ آگے بیان فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ قرض میں کیا خاص بات ہے کہ وہ صدقہ سے افضل ہے، تو انہوں نے بتایا کہ سائل (جس کو صدقہ دیا جاتا ہے) اس حالت میں بھی سوال کرتا اور صدقہ لیتا ہے جبکہ اس کے پاس کچھ ہوتا ہے۔ اور قرض مانگنے والا تب ہی مانگتا ہے جب وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتا ہے۔ [ابن ماجہ]

سونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيٰ [بخاری]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

سونے کی سنتیں

① عشاء کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا دنیا کی بات نہ کرنا۔ [بخاری]

② سونے سے پہلے دوسرے کپڑے تبدیل کرنا۔ [زادالمعاد]

③ باوضو سونا۔ [بخاری]

④ تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔ [بخاری]

⑤ تین سلائی سرمہ لگانا۔ [شمائل ترمذی]

⑥ استغفار پڑھنا۔ [کنزالعمال]

⑦ تسبیح فاطمی (سُبْحَانَ اللّٰهِ ٣٣ مرتبہ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ٣٣ مرتبہ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ٣٤ مرتبہ پڑھنا)۔ [بخاری]

⑧ تینوں قل (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس) پڑھنا۔ [ترمذی]

⑨ داہنی کروٹ لیٹ کر ہاتھ رخسار (گال) کے نیچے رکھنا۔ [بخاری]

⑩ پیٹ کے بل اوندھا نہ لیٹنا۔ [ابن ماجہ]

⑪ سونے کی دعا پڑھنا۔ [بخاری]

⑫ آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنا۔ [بخاری]

دین کا بنیادی کورس

ختمِ نبوت

سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے خود فرمایا: ''أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ'' ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ [ابوداؤد]

لہٰذا اب اگر کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ بالکل جھوٹا ہے۔

قیامت تک صرف ہمارے نبی ﷺ کی نبوت اور شریعت ہی چلتی رہے گی۔

پہلے ایسا ہوتا تھا کہ کوئی نیا رسول آتا تو وہ اپنی نئی رسالت لے کر آتا اور پرانے احکامات ختم ہو جاتے، لیکن ہمارے نبی ﷺ کی نبوت و رسالت تمام عالم کے جناتوں اور انسانوں کے لیے عام ہے اور قیامت تک چلتی رہے گی۔

لہٰذا آپ ﷺ کو آخری نبی و رسول ماننا اور آپ ﷺ کی بتائی ہوئی تمام تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے، البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرنا کہ وہ سب کے سب برحق اور سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقبول بندے تھے اور ان کا احترام کرنا بھی ایمان کا جزء ہے ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار ضلالت و گمراہی ہے۔

نماز کے مفسدات

(ایسی چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)

① نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ۔

② نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔

③ کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کراہنا یا آہ اُوہ یا اُف کرنا۔

④ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

⑤ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا کہ جس سے معنیٰ خراب ہو جائے۔

(٦) نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔

(۷) نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھالینا۔

(۸) قبلہ کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سینہ پھیر لینا۔

(۹) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

(۱۰) نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا۔

(۱۱) امام سے آگے بڑھ جانا۔

روزے میں انجکشن لگوانا، گلوکوز اور خون چڑھوانا

انجکشن کے ذریعہ چاہے خون پہونچایا جائے یا دوا روزہ نہ ٹوٹے گا، چونکہ گلوکوز وغیرہ کی نوعیت یہی ہوتی ہے کہ رگوں کے واسطے سے پہنچایا جاتا ہے، معدہ یا دماغ کے کسی راستہ کے ذریعہ نہیں پہنچایا جاتا، اس لیے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ میں غسل کرتے وقت غرغرہ کرنا

روزہ دار کے لیے غرغرہ کرنے اور ناک کے نرم حصّہ میں پانی پہنچانے کا حکم نہیں ہے اس لیے کہ اس صورت میں روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔

روزہ کی منّت مان کر بیمار ہوگیا

جو شخص روزہ کی منت ماننے کے بعد بیمار ہوجائے، تو وہ ٹھیک ہونے کا انتظار کرے اور ٹھیک ہونے کے بعد منت کا روزہ رکھے اور اگر اچھا نہ ہو تو فدیہ کی وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے اس کے وارث فدیہ ادا کریں۔

نفل روزہ کے مسائل

فرض روزہ جان بوجھ کر توڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور شریعت نے اس کی سزا کے طور پر کفارہ مقرر کیا

ہے لیکن نفل روزہ بغیر کسی سخت مجبوری کے بھی توڑ سکتے ہیں، مگر رکھنے کے بعد توڑنا اچھا نہیں ہے۔ ہاں، اگر کوئی بہت ہی ضرورت پیش آجائے تو شریعت نے رخصت دی ہے مثلاً کوئی مہمان ایسا آجائے کہ اس کے ساتھ کھانا نہیں کھایا تو افسوس کرے گا یا کسی نے دعوت کی اگر اس میں شرکت نہ کی تو مہمان نواز کی دل شکنی ہوگی، تو نفل روزہ توڑ دینا جائز ہے مگر قضا رکھنا واجب ہے، کیونکہ نفل شروع کرنے کے بعد واجب ہوجاتا ہے۔

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کا حکم

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ جو ادا نہیں ہوئی، اس کی ادائیگی کی اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی کہ اپنے خیال میں ان برسوں کا اندازہ کیا جائے اور ہر سال کی زکوٰۃ کا حساب کرکے اس کو ادا کیا جائے اور حتی الوسع اندازہ ایسا کیا جائے کہ اپنے خیال کے موافق اس میں کمی نہ رہے، کچھ زیادہ ہی ہوجائے کہ احتیاط اسی میں ہے۔

مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

اسلام زینت کے اظہار کے فطری جذبے پر روک نہیں لگاتا بلکہ حکم دیتا ہے لیکن زیب و زینت کے وہ طور طریقے جن میں فطرت اور اعتدال سے روگردانی ہو یا اللہ کی تخلیق میں تبدیلی ہو، مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر حرام ہیں، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ہاتھوں یا جسم کے دوسرے حصے پر (نام یا تصویر) گدواتی ہیں یا دانتوں کو کاٹ کاٹ کرنوکیلے بناتی ہیں یا ابرو کے بال ترشوا کر یا اکھیڑ کر دیدہ زیب بناتی ہیں یا اصلی بالوں میں نقلی بال لگاتی ہیں، اسی طرح ان مردوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو عوتوں کی طرح لباس پہنتے ہیں اور ان کی شکل وصورت اختیار کرتے ہیں عورتوں اور مردوں کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا شرعاً ممنوع اور حرام ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ [بخاری]

اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ یہ چیزیں مغرب کی ذہنی غلامی اوراپنی احساس کمتری کا نتیجہ ہیں۔ہم مسلمانوں کواپنی زندگی میں ان کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے،اپنے گھروالوں اوراپنے متعلقین کوان باتوں سے منع کرنا چاہیے،خاص طور سے لباس اور پہناوابھی قرینے اورڈھنگ کا ہونا چاہیے۔

جب صبح ہوتو یہ دعا پڑھے

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [ابوداوٗد]

ترجمہ: ہم نے اور پوری دنیا نے صبح کی اللہ کے لیے جوتمام جہانوں کارب ہے۔

جب شام ہوتو یہ دعا پڑھے

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [ابوداوٗد]

ترجمہ: ہم نے اور پوری دنیا نے شام کی اللہ کے لیے جوتمام جہانوں کارب ہے۔

صبح وشام کے چند اذکار

① سورۂ اخلاص،سورۂ فلق،سورۂ ناس تین مرتبہ پڑھیں۔ [ترمذی]

② حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سات مرتبہ) [ابوداوٗد]

③ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا (تین مرتبہ) [ترمذی]

④ سورج نکلتے وقت کی دُعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَقَالَنَا يَوْمَنَاهٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا [مسلم]

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لائق ہیں جس نے ہمیں آج معاف کردیا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

معجزہ کے بارے میں

معجزہ: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی خلافِ عادت ایسی باتیں ظاہر کرادیتا ہے جن کے کرنے سے دوسرے لوگ عاجز ہوتے ہیں، تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔

پیغمبروں کے معجزات حق ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبروں کو ان کی رسالت کی تائید کے لیے مختلف قسم کے معجزے عطا فرمائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضاء کا معجزہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مُردوں کو زندہ کرنے اور مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو ٹھیک کرنے کا معجزہ عطا کیا، اسی طرح آپ ﷺ کو بھی بے شمار معجزات عطا کیے، ان میں سے دو معجزے معروف و مشہور ہیں جن کو قرآنِ کریم میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

مشہور معجزے

معراج: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور ﷺ رات کو جاگتے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گیے۔ اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آگئے، اسی کو ''معراج'' کہتے ہیں۔

شق القمر: شق القمر کا معجزہ یہ ہے کہ ایک رات کفار مکہ نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے تو آنحضرت ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا، جس سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ سب حاضرین نے دو ٹکڑے دیکھ لیے پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گیے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

کلماتِ نماز

تکبیرِ تحریمہ : اَللّٰهُ أَكْبَرُ ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے۔

رکوع کی تسبیح : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمُ ترجمہ : میں اپنے عظیم رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

تسمیع	:	(رکوع سے اُٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لیا اُس شخص کی جس نے اس کی تعریف کی۔
تحمید	:	(جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو کہے) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ ترجمہ: اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔
سجدے کی تسبیح	:	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی ترجمہ: میں اپنے بلند رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔
سلام	:	اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ترجمہ: تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

نفل روزہ کی نیت کا طریقہ

نفل روزے کی نیت اگر یہ مقرر کر کے کرے کہ میں نفل روزہ رکھتا ہوں جب بھی صحیح ہے اور اگر صرف اگر اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتا ہوں تب بھی صحیح ہے، نفل روزہ میں دو پہر سے ایک گھنٹہ قبل تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے، لہٰذا اگر دن کے دس بجے تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں، پھر دل میں خیال آ گیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔

روزہ کی حفاظت کیجیے

روزہ ایک مہتم بالشان عبادت ہے اور اپنے اندر بے شمار فوائد لیے ہوئے ہے، لہٰذا اس کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے، روزہ کے فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب کہ کھانے پینے اور منافیٔ روزہ سے بچنے کے ساتھ ساتھ لغویات، بیہودہ گوئی، لڑائی، جھگڑا، جھوٹ، غیبت چغل خوری، دھوکہ دہی اور اس قسم کی چیزوں سے اپنے آپ کو دور رکھا جائے، ان چیزوں کے ساتھ روزہ تو ہو جائے گا مگر روزہ کا جو فائدہ ہونا چاہیے، وہ حاصل نہیں ہوگا۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب

اگر کوئی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کے صغیرہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جہنم کی آگ سے نجات ملتی ہے اور اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ روزہ دار کو روزہ رکھنے کا۔ اس پر مزید لطف و کرم اور خدا تعالیٰ کا احسان یہ کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوتی۔

زکوٰۃ خرید کردہ قیمت پر ہوگی یا موجودہ قیمت پر؟

مال تجارت یا سونا چاندی کی زکوٰۃ کے ادا کرتے وقت بازار میں جو قیمت ہے اس کا اعتبار ہوگا، خریدتے وقت کی قیمت کا اعتبار نہ ہوگا۔

حرام مال کی زکوٰۃ کا حکم

حرام مال میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ مالِ حرام خالص ہو تب تو اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کے مالک معلوم ہیں تب تو وہ مال لوٹانا واجب ہے، اگر مالک معلوم نہیں ہیں تو سب مال کا صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن اگر حرام مال حلال میں مل جائے تو یہ سمجھنا کہ صاحب ہمارا مال تو حلال نہیں ہے، حرام مال میں زکوٰۃ ہی نہیں، غلط ہے، حرام مال جب حلال مال میں مل گیا تو وہ ملک میں داخل ہو گیا اور زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے ملک ہونا شرط ہے، طیّب (پاک) ہونا شرط نہیں، طیّب ہونا تو مقبولیت کی شرط ہے، لہٰذا زکوٰۃ واجب ہوگی، گو مقبول نہ ہوگی، ایک سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر دینے سے کیا فائدہ؟ جواب یہ ہے کہ نہ دینے سے جو عذاب ہوتا ہے اس سے محفوظ رہے گا اور قبول نہ ہونے سے عذاب نہیں ہوتا، بلکہ ثواب سے محرومی رہتی ہے۔ البتہ خود حرام کمائی کا جو عذاب ہے وہ الگ ہے، اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا! لیکن نہ دینے سے دو عذابوں کا مستحق ہوتا ہے، کسب حرام (حرام کمائی) کا الگ عذاب اور زکوٰۃ نہ دینے کا الگ۔

خرید و فروخت میں عیب چھپانے کی سخت ممانعت اور وعید

تجارت میں ایسا ہوا کرتا ہے کہ عیب والی چیز بیچ دی جاتی ہے اور عیب بتایا نہیں جاتا، گاہک خرید لیتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے، ایسا معاملہ کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی عیب والی چیز کسی کے ہاتھ فروخت کی اور خریدار کو وہ عیب نہیں بتلایا تو اس پر برابر اللہ تعالیٰ کا غضب رہتا ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے فرشتے برابر اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ [ابن ماجہ]

رسول اللہ ﷺ غلّہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گذرے جو ایک دوکاندار کا تھا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کر دیا، تو آپ ﷺ کی انگلیوں نے گیلا پن محسوس کیا، آپ ﷺ نے اس غلّہ فروش دوکاندار سے فرمایا کہ تمہارے ڈھیر کے اندر یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! غلّہ پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں (تو میں نے اوپر کا بھیگا ہوا غلّہ نیچے کر دیا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بھیگے ہوئے غلّہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رہنے دیا تاکہ خریدنے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے (سن لو) جو آدمی دھوکے بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ [صحیح مسلم]

سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّالَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ [مسلم]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قبضہ میں دے دیا ورنہ ہم اس کو اپنے قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سفر سے واپسی کی دعا

اٰئِبُوۡنَ تَائِبُوۡنَ عَابِدُوۡنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوۡنَ [مسلم]

ترجمہ: ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

سفر کی سنتیں

١. جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے سفر میں نہ نکلنا۔ [ابن ابی شیبہ]
٢. سفر شروع کرنے سے پہلے دو یا چار رکعت نفل نماز پڑھنا۔ [مجمع الزوائد]
٣. سفر میں کھانے پینے کا سامان ساتھ رکھنا۔ [بخاری]
٤. سفر میں جانے والے سے دعا کی درخواست کرنا۔ [ابوداؤد]
٥. سواری پر دایاں پاؤں پہلے رکھنا۔ [ابوداؤد]
٦. سواری پر سوار ہو تو "بِسۡمِ اللّٰهِ" کہنا۔ [ابوداؤد]
٧. سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے تو تین مرتبہ "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه" اور تین بار "اَللّٰهُ أَكۡبَرۡ" کہنا۔ [ترمذی]
٨. سواری کی دعا پڑھنا۔ [مسلم]
٩. جب بلندی پر چڑھے تو "اَللّٰهُ أَكۡبَرۡ" کہنا۔ [ابوداؤد]
١٠. جب بلندی سے نیچے اترے تو "سُبۡحَانَ اللّٰهِ" کہنا۔ [ابوداؤد]
١١. سفر سے لوٹنے کی گھر والوں کو اطلاع دینا۔ [مسلم]
١٢. جب سفر سے لوٹے تو پہلے مسجد میں دو رکعت پڑھ کر گھر جانا۔ [بخاری]
١٣. سفر سے واپسی پر مصافحہ اور معانقہ کرنا۔ [ترمذی]

صحابی

- صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کی زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو۔
- صحابہ بہت سارے ہیں، ان کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں، لیکن تمام صحابہ باقی امت سے افضل ہیں۔
- تمام صحابہ میں چار حضرات سب سے افضل ہیں۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام امت میں افضل ہیں، دوسرے حضرت عمر فاروق، تیسرے حضرت عثمان غنی، چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ یہی چاروں صحابہ رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے بعد یکے بعد دیگرے آپ ﷺ کے خلیفہ ہوئے۔
- حضور ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضور ﷺ فرماتے تھے انہیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ ﷺ کا قائم مقام (نائب) ہو اُسے خلیفہ کہتے ہیں۔
- کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہنا جائز نہیں، جو صحابہ رضی اللہ عنہم پر تنقید کرے اور ان کی شان میں گستاخی کرے وہ بڑا گنہگار اور فاسق ہے۔

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں، تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف: جس مسجد میں جماعت سے نماز ہوتی ہو اس مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اعتکاف کے لیے مسجد اس لیے مخصوص ہے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے، مومن بندہ اپنے تمام کام کاج اور دنیاوی مشغولیات چھوڑ کر مسجد میں خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے آتا ہے۔

اعتکاف کے فضائل

(۱) ایک دن کا اعتکاف کرنے پر اس شخص اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دی جاتی ہیں ان میں سے ہر ایک کی چوڑائی آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوتی ہے۔

(۲) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لیے وقف کر دیتا ہے۔

(۳) دنیاوی جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۴) اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت عبادت کا ثواب ملتا ہے، کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود اللہ کی رضا ہے اور اعتکاف کرنے والا ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہتا ہے۔

۵ اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے، کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح وتقدیس میں لگا رہتا ہے۔

٦ مسجد چونکہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس لیے اعتکاف میں معتکف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

۷ معتکف اللہ کے گھر میں آکر شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۸ چونکہ معتکف ہر لمحہ اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے، اسی لیے اس سے شب قدر بھی نہیں چھوٹ سکتی، لہٰذا شب قدر کی عبادت کا ثواب بھی اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔

بینک کے سود پر زکوٰۃ کا حکم

سیونگ بینک (Saving bank) سے جو سود وصول کیا جائے اس رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں، بلکہ اس پوری رقم کو ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کرنا واجب ہے۔

شیئرز (Shares) (حصص) پر زکوٰۃ کا حکم

حصص (Shares) پر زکوٰۃ فرض ہے، شیئرز کی اصل رقم اور اس کے منافع (موجودہ قیمت) دونوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔

اسلام میں گانے بجانے کی مذمت

قرآن کریم میں لہو الحدیث یعنی گانے بجانے کے بارے میں ذلت آمیز عذاب کی وعید سنائی گئی۔ ہے حدیث پاک میں تو ایک دل دہلا دینے والی بات ذکر کی گئی ہے، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ توحید ورسالت کا اقرار کرتے ہونگے فرمایا: ہاں! (برائے نام) نماز روزہ بھی کرینگے صحابہ نے عرض کیا: آخر ان کا ایسا حال کیوں ہوگا؟ فرمایا: وہ آلات موسیقی، ناچنے والی عورتوں اور طبلہ سارنگی کے شوقین ہونگے، شراب پئیں گے، رات بھر مصروف لہو رہیں گے جب صبح ہوگی تو خنزیروں اور بندروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہونگے۔

لہٰذا ہم کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ گانا سننا، سنانا، فلم اور عریاں تصویروں کو دیکھنا اور نامحرم عورتوں کو دیکھنا سخت گناہ کا کام ہے، یہ سب عبادتوں اور نیک اعمال کو ختم کر دیتا ہے حتی کہ بسا اوقات ایمان بھی ڈانواڈول اور خطرہ میں پڑ جاتا ہے

کسی کو رخصت کرنے کی دعا

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ [ترمذی]

ترجمہ: میں آپ کے دین اور آپ کی امانت اور آپ کے کاموں کا انجام اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

مصافحہ کرتے وقت کی دعا

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ [ابوداؤد]

ترجمہ: اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

مصافحہ کے آداب

① مصافحہ کے وقت اللہ کی تعریف کرنا۔ (خیریت معلوم کرنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا)۔ [ابوداؤد]

② مصافحہ کرتے وقت دعا (يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ) پڑھنا۔ [ابوداؤد]

③ پہلے سلام کرنا پھر مصافحہ کرنا۔ [ترمذی]

④ مصافحہ کرنے میں پہل کرنا۔ [مجمع الزوائد]

⑤ کسی کو رخصت کرتے وقت مصافحہ کرنا۔ [ترمذی]

⑥ ہاتھ چھوڑنے میں خود پہل نہ کرنا۔ [ترمذی]

دین کا بنیادی کورس

ولی اور کرامت کے بارے میں

- ولی: جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر ﷺ کے احکام کی تابعداری کرے، کثرت سے عبادت کرے، گناہوں سے بچتا رہے، خدا اور رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو، اسے دنیا کی حرص نہ ہو، آخرت کا خیال ہر وقت رکھتا ہو، تو وہ خدا کا مقرّب اور پیارا ہوتا ہے۔ اس کو اللہ کا ولی کہتے ہیں۔
- تمام صحابہ کرامؓ خدا کے ولی تھے، حضور ﷺ کی صحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت غالب تھی، وہ کثرت سے عبادت کرتے تھے اور گناہوں سے بچتے تھے۔
- ایسا ولی جو صحابی نہ ہو وہ مرتبہ میں صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا اس لیے کہ صحابی ہونے کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

کرامت

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر و عزت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں، جیسے پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا وغیرہ جنہیں دوسرے عام لوگ نہیں کر سکتے ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

نوٹ: ہر ولی سے کرامت کا ظہور ضروری نہیں بلکہ ولایت کا اصل معیار تقویٰ اور اتباعِ سنت ہے۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ اسلام) پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔
اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں

① واجب ② سنت مؤکدہ ③ مستحب

واجب : جس اعتکاف کی منت مانی جائے وہ اعتکاف واجب ہو جاتا ہے، مثلاً یوں کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں تین دن کا اعتکاف کروں گا، تو یہ اعتکاف واجب ہو جائے گا۔ واجب اعتکاف بغیر روزہ کے صحیح نہیں ہوتا، جتنے دن اعتکاف کرے ساتھ ہی روزہ بھی رکھے۔

سنّتِ مؤکدہ: رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتداء بیسویں روزہ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا، دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔

مستحب: ان دو اعتکاف کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں جائز ہیں۔ جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کریں ثواب ملتا رہے گا۔ اگر ایک منٹ کے لیے بھی مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کر لیا کریں تا کہ ثواب سے محروم نہ رہیں۔

اعتکاف صحیح ہونے کے شرائط

مسلمان ہونا، عاقل ہونا، نیت کرنا، جس مسجد میں جماعت ہوتی ہو اس میں اعتکاف کرنا۔ یہ تمام باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لیے شرط ہیں، البتہ اعتکاف واجب کے لیے روزہ بھی شرط ہے۔

کیا سونے چاندی کے مصنوعی اعضاء پر زکوٰۃ ہے؟

بعض حالات میں اور بعض خاص مصلحتوں کے پیش نظر سونے چاندی کے نقلی اعضاء کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے ناک، دانت، کھوکھلے دانتوں کا سونے چاندی سے بھرنا، سونے کے تاروں سے دانت

کو باندھنا وغیرہ، ان میں سے بعض کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو آسانی سے نکالا جا سکتا ہے، بلکہ ان کو رکھا ہی اس طرح جاتا ہے کہ ان کو لگایا اور نکالا جاتا رہے، جب کہ بعض اعضاء میں یہ دھاتیں یعنی سونا چاندی اس طرح فٹ کی جاتی ہیں کہ ان کو آسانی سے نکالا نہیں جا سکتا، بلکہ وہ مستقل طور پر لگا دی جاتی ہیں، تو جو اعضاء نکالے جا سکتے ہیں ان میں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور وہ اعضاء جن کو الگ کیا جانا ممکن نہ ہو تو اب وہ انسان کی بنیادی ضروریات (حاجت اصلیہ) میں داخل ہو گیا اور ایسی چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

خرید و فروخت میں قسم کھانے کی سخت ممانعت

دوکاندار اپنا مال بیچنے کے لیے بہت قسم کھاتے ہیں اور قسموں کے ذریعے گاہک کو خریداری پر آمادہ کرتے ہیں، ایسی قسموں سے پرہیز کرنا چاہیے اگرچہ وہ جھوٹی نہ ہو، سچی ہو اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے باعظمت نام کا نامناسب استعمال ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو، کیونکہ اس سے دوکانداری تو خوب چل جاتی ہے، لیکن بعد میں برکت کھو دیتی ہے۔ [مسلم، ابن ماجہ]

اسلام نے بیجا سچی قسمیں کھانے سے بھی رکنے کی تعلیم دی ہے لیکن عام طور پر تاجر اپنے کاروبار کو عمدہ چلانے کے لیے جھوٹی جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں حالانکہ ایک مرتبہ بھی جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو تاجر جھوٹی قسم کھا کر اپنا کاروبار چلاتا ہے وہ ان لوگوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ ”یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ“ ترجمہ: قیامت میں اللہ تعالیٰ ان سے نہ بات کرے گا نہ ان کی طرف نگاہ رحمت سے دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں کی نجاست سے پاک کرے گا ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ [مسلم، ابن ماجہ]

سلام کے آداب

١. ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ [بخاری]
٢. سلام میں پہل کرنا۔ [مسند احمد]
٣. مجلس میں آتے اور مجلس میں جاتے وقت سلام کرنا۔ [ترمذی]
٤. گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔ [ترمذی]
٥. بچوں کو سلام کرنا۔ [الأدب المفرد] ٦. چھوٹوں کا بڑوں کو سلام کرنا۔ [الأدب المفرد]

⑦ سوار کا چلنے والے کو سلام کرنا۔ [الأدب المفرد]

⑧ چھوٹی جماعت کا بڑی جماعت کو سلام کرنا۔ [الأدب المفرد]

⑨ اگر لوگ سو رہے ہوں تو آہستہ آواز میں سلام کرنا۔ [الأدب المفرد]

⑩ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ پورا سلام کرنا۔ [الأذكار]

⑪ جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ کہنا۔ [الأذكار]

⑫ کوئی سلام بھیجے تو اس کا جواب اس طرح دینا "عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ"۔ [ابوداؤد]

⑬ کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا۔ [بخاری]

مجلس سے اٹھنے کی دعا

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ [حاکم]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

وہ لوگ جن کو سلام کرنا مکروہ ہے

① وضو کرنے والے کو۔ [شامی] ② جو شخص حمام میں ہو اس کو۔ [شامی]

③ کھانا کھانے والے کو۔ [شامی] ④ لڑائی جھگڑا کرنے والے کو۔ [شامی]

⑤ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور سننے والے کو۔ [شامی]

⑥ اللہ کا ذکر کرنے والے کو۔ [شامی] ⑦ حج میں تلبیہ پڑھنے والے کو۔ [شامی]

⑧ جمعہ وغیرہ میں خطبہ دینے اور سننے والے کو۔ [شامی]

⑨ تقریر کرنے والے کو۔ [شامی]

⑩ مسجد اور مدرسہ میں درس و تدریس یا وعظ و نصیحت کرنے والے کو۔ [شامی]

⑪ اذان یا اقامت کہنے والے کو۔ [شامی]

⑫ پیشاب، پاخانہ میں مشغول شخص کو۔ [شامی] ⑬ جوان اجنبی عورت کو۔ [شامی]

نوٹ: اگر کوئی شخص ان حالات میں سلام کرے تو سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دینا لازم نہیں ہے، لہٰذا ایسے حضرات کو سلام نہ کرنا چاہیے۔

تقدیر

- سارے عالم میں جو کچھ ہوا، ہوتا ہے اور ہوگا، تمام چیزوں کے بارے میں اللہ کو پہلے سے علم ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم کو ''تقدیر'' کہتے ہیں۔ ہر مسلمان کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔
- اچھا ہو یا برا سب اللہ کی طرف سے ہے۔
- اگر اچھے حالات پیش آئیں تو فخر و غرور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔
- اگر برے حالات پیش آئیں تو اُسے اپنے برے اعمال کا نتیجہ سمجھ کر توبہ واستغفار کرنا چاہیے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہی مقدر فرمایا ہے۔ اور اسی میں کوئی نہ کوئی حکمت ہے۔
- تقدیری فیصلوں کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے اس لیے ہر حال میں اپنی تقدیر پر راضی اور خوش رہنا چاہیے۔

دعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ أَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے، بے شک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اوقاتِ اعتکاف

اعتکافِ واجب کے لیے روزہ شرط ہے اس لیے اس کا وقت کم از کم ایک دن ہے۔ لہٰذا ایک

دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔ اور سنتِ مؤکدہ کا وقت رمضان شریف کا آخری عشرہ ہے اور نفل اعتکاف کے لیے کوئی دن یا وقت اور وقت کی مقدار متعین نہیں ہے۔ یعنی نفلی اعتکاف پانچ دس منٹ کا بھی ہوسکتا ہے، لہٰذا جب بھی مسجد میں داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کرلیا کریں تاکہ روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

مستحباتِ اعتکاف

١ نیک اور اچھی باتیں کرنا۔

٢ قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔

٣ درود شریف پڑھتے رہنا۔

٤ علوم دینیہ پڑھنا پڑھانا۔

٥ وعظ و نصیحت کرنا۔

٦ جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

١ کھانے پینے کے لیے نکلنا۔

٢ پائخانہ پیشاب کے لیے نکلنا۔

٣ فرض غسل کے لیے نکلنا۔

٤ جمعہ کی نماز کے لیے زوال کے وقت سے اتنی دیر پہلے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار رکعت سنتیں پڑھ سکے۔

٥ اذان کہنے کے لیے اگر اذان کی جگہ مسجد سے باہر ہو تو نکلنا۔

نوٹ: مسجد میں کھانا پینا، سونا، کوئی حاجت کی چیز خریدنا (بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں موجود نہ ہو) اور نکاح کرنا جائز ہے۔

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ کا حکم

ملازمین کی تنخواہ میں سے جو کچھ روپیہ کٹتا ہے اور پھر اس میں کچھ رقم ملا کر ریٹائرمنٹ کے وقت ملازموں کو ملتا ہے، وہ ایک سرکاری انعام سمجھا جاتا ہے۔اس کی گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ وصول ہونے کے بعد جب سال بھر اس مال پر گذر جائے اور وہ بقدر نصاب ہو تو اس وقت زکوٰۃ دینا لازم ہوگی۔

اقالہ یعنی خرید و فروخت کی ہوئی چیز کو واپس کرنا

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو شخصوں کے درمیان کسی چیز کے خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا ہے لیکن بعد میں انسان ایسا محسوس کرتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی میں اس معاملہ میں نقصان اور خسارہ میں رہا اور دوسرا فریق نفع اور فائدہ میں رہا لہٰذا اس چیز کو واپس کر دینا چاہیے ایسی صورت میں ایک مسلمان کا اخلاقی فریضہ یہ ہیکہ وہ اس معاملہ کے فسخ (توڑ دینے) پر راضی ہو جائے۔رسول اللہ ﷺ نے اس کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔شریعت میں اسی کو ''اقالہ'' کہا جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیاں یعنی اس کے گناہ بخش دے گا۔ [ابوداؤد، ابن ماجہ]

چھینکنے اور جمائی لینے کے آداب

① چھینک آنے پر ہاتھ سے یا کپڑے سے چہرہ کو ڈھانک لینا۔ [ترمذی]

② چھینک کی آواز دبا لینا۔ [ترمذی]

③ چھینک آنے پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنا۔ [بخاری]

④ سننے والے کا '' یَرْحَمُکَ اللّٰہُ '' کہہ کر چھینکنے والے کو دعا دینا۔ [بخاری]

⑤ چھینکنے والا پھر یہ دعا ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ'' پڑھے۔ [بخاری]

۶ اگر کسی کو زکام کی وجہ سے بار بار چھینک آئے تو ہر دفعہ " يَرْحَمُكَ اللّٰهُ "
کہنا ضروری نہیں۔ [ترمذی]

۷ جہاں تک ہو سکے جمائی روکنے کی کوشش کرنا۔ [بخاری]

۸ جب جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھنا۔ [مسلم]

۹ جمائی لیتے وقت آواز نہ نکالنا۔ [بخاری]

نوٹ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ چھینک اللہ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ [بخاری]

تھوکنے کے آداب

۱ قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ تھوکنا۔ [ابوداؤد]

۲ ایسی جگہوں پر نہ تھوکنا جہاں تھوکنے سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ [بخاری]

دین کا بنیادی کورس

آخرت کے بارے میں

آخرت: آخرت کی زندگی مرنے کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔اس کے دومرحلے ہیں۔① قبر کی زندگی سے دوبارہ اٹھائے جانے تک۔ ② دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد میدانِ حشر میں جمع ہونے اور حساب وکتاب کے بعد جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک۔ پہلے مرحلے کو قبر یا برزخ کی زندگی کہتے ہیں اور دوسرے مرحلے کو قیامت کہتے ہیں۔آخرت کے بارے میں قرآن وحدیث میں جن جن باتوں کو ذکر کیا گیا ہے جیسے برزخ، قیامت، حشر ونشر، حساب وکتاب، حوضِ کوثر، پل صراط اور جنت وجہنم وغیرہ ان تمام پر ایمان لانا اور ان کے متعلق بتائی ہوئی باتوں کو سچا جاننا ضروری ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علٰیحدہ کردیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

نوٹ: دعائے قنوت وتر کی تیسری رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھائے پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے اور رکوع میں جائے۔

نماز کے بعد کی دُعا

جب نماز سے فارغ ہو تو ایک مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہے پھر تین مرتبہ "أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" کہے پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

مفسداتِ اعتکاف

① بلا عذر جان بوجھ کر مسجد سے نکلنا۔

② حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا۔

③ طبعی ضرورت سے فارغ ہو کر بھی گھر میں دیر تک ٹھہرے رہنا۔

④ بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا۔

⑤ وضو ہونے کے باوجود وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا۔

مسئلہ: مسجد کا صحن، وضوخانہ، پاخانہ وغیرہ مسجد کے اندر داخل نہیں، اگر معتکف بغیر عذر کے مسجد کی ان جگہوں پر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کی قضا

① اگر اعتکاف کی منت مانی ہو (یعنی واجب ہو) تو اس کی قضا واجب ہوگی، مثلاً اگر تین روز اعتکاف کی منت مانی تھی اور دوسرے دن اعتکاف فاسد ہوگیا تو پھر سے پورے تین روز کا اعتکاف کرنا پڑے گا۔

(۲) اگر رمضان کے عشرۂ اخیرہ کا سنت اعتکاف ہے، تو جس دن اعتکاف ٹوٹا ہو صرف اسی دن کی قضا واجب ہوگی، مثلاً ۲۱ ؍رمضان سے اعتکاف شروع کیا اور ۲۶ ؍رمضان کو ٹوٹ گیا، تو اب صرف ۲۶ ؍ویں دن کی قضا واجب ہوگی۔

(۳) نفل اعتکاف کی کوئی قضا نہیں ہوتی، اس لیے کہ نفل اعتکاف ٹوٹتا نہیں، بلکہ پورا ہو جاتا ہے۔

مکروہاتِ اعتکاف

(۱) بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا۔

(۲) سامان مسجد میں لاکر بیچنا اور خریدنا۔

(۳) لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

(۴) بے کار لٹریچر پڑھنا۔

کیا فکسڈ ڈپازٹ پر زکوٰۃ ہے؟

آج کل بینک میں رقم جمع کرنے کی ایک صورت وہ ہے جس کو ''فکسڈ ڈپازٹ'' کہا جاتا ہے۔ اس طرح یہ رقم ایک مخصوص مدت مثلاً تین یا پانچ یا سات سال وغیرہ کے لیے ناقابل واپسی ہوجاتی ہے۔ اور اس مدت کے ختم ہونے کے بعد سود کے ساتھ یہ رقم واپس ملتی ہے۔ آدمی جو سامان خود اپنے اختیار سے کسی دوسرے کے قبضہ میں دیدے مگر اس چیز پر اس کی ملکیت باقی ہو تو فی الحال قبضہ نہ ہونے کے باوجود زکوٰۃ واجب رہتی ہے، اس لیے فکسڈ ڈپازٹ کی رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ ایک ہی ساتھ تمام سالوں کی زکوٰۃ اس وقت ادا کی جائے گی جب یہ رقم صاحبِ مال کو وصول ہوجائے۔ اگر ہر سال زکوٰۃ ادا کرتا رہے تب بھی درست ہے۔ بینک فسکڈ ڈپازٹ، سیونگ سرٹیفکٹ، پرائز بونڈ اور انشورنس یہ سُودی قرض ہیں، انعامی بونڈ میں سود کے علاوہ قمار بھی ہے، اس لیے اصل رقم پر زکوٰۃ فرض ہے اور کل منافع حرام ہونے کی وجہ سے صدقہ کرنا واجب ہے۔

کاروبار میں شرکت اور دیانتداری کی تاکید

PARTNERSHIP (بھاگی داری) میں کاروبار کرنا برکت کا باعث ہے۔ جبکہ یہ کاروبار خیانت و بددیانتی سے محفوظ رہے۔ ہر حصہ دار اپنی ذمہ داری سچائی کے ساتھ ادا کرلے تو ایسا کاروبار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی معیّت نصیب ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو دو آدمی شرکت میں کاروبار کریں تو ان کے ساتھ تیسرا میں ہوتا ہوں (یعنی میری رحمت اور برکت ان کے ساتھ ہوتی ہے) جب تک کہ ان میں سے کوئی اپنے ساجھے دار کے حق میں خیانت و بددیانتی نہ کرے۔ پھر جب کوئی شریک بددیانتی کرتا ہے تو میں ان سے الگ ہو جاتا ہوں (اور وہ میری معیّت کی برکت سے محروم ہو جاتے ہیں)۔ [سنن ابی داؤد]

جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً

[ابن السنی]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (بازار میں داخل ہوتا ہوں)، اے اللہ! میں آپ سے اس بازار کی بھلائی کا اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اَے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے معاملے میں پڑ جاؤں۔

بازار میں پڑھنے کی دُعا

لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [ترمذی]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں، اکیلا وہی معبود برحق ہے، کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں، صرف اسی کا راج اور اسی کی فرماں روائی ہے، وہی حمد و ستائش کے لائق ہے، سب کی زندگی اور موت اسی کے قبضے میں ہے اور وہ زندہ جاوید ہے، اسے کبھی فنا نہیں، ساری خیر اور بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور سب کچھ اسی کی قدرت میں ہے۔

دین کا بنیادی کورس

سبق نمبر ۲۱

برزخ کے بارے میں

برزخ: آخرت کا پہلا مرحلہ برزخ ہے۔عربی زبان میں برزخ کے معنیٰ حائل ہونے اور پردے کے ہیں، چونکہ قبر کی زندگی ہماری اس دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان حائل ہے اس لیے اسے ''عالمِ برزخ'' کہتے ہیں۔

جب آدمی مرجاتا ہے، اگر دفن کیا جائے، تو دفن ہونے کے بعد، ورنہ جس حال میں اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں، آکر سوال کرتے ہیں ''تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟'' اگر مردہ ایمان والا ہے تو ٹھیک جواب دیتا ہے ''میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔'' پھر اس کو ہر طرح کا چین وسکون نصیب ہوجاتا ہے۔ جنت کی طرف کھڑکی کھول دی جاتی ہے، جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے سے سوجاتا ہے۔اور اگر مُردہ ایمان والا نہیں ہوتا ہے تو سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں، پھر اس پر بڑی سختی کی جاتی ہے اور قیامت تک اس پر عذاب ہوتا رہتا ہے، مگر یہ ساری باتیں صرف مردے کو معلوم ہوتی ہیں، ہم زندہ لوگ نہیں جان سکتے۔مرنے کے بعد ہر دن صبح وشام مردے کو اس کا ٹھکانہ (جنت یا جہنم) دکھایا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اسکا خوف بڑھا دیا جاتا ہے۔

آخرت کی اصل زندگی تو اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب حساب وکتاب کے بعد جنت یا دوزخ کا فیصلہ ہوجائے گا مگر پہلا مرحلہ یعنی برزخ والا مرحلہ بہت سخت ہے اس لیے کہ یہیں سے کامیابی اور ناکامی کے آثار شروع ہوجاتے ہیں۔اسی لیے رسول اللہ ﷺ اس سے ہر نماز کے بعد پناہ مانگتے تھے اور صحابۂ کرامؓ کو اس کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

جماعت کا بیان

چند آدمیوں کا جمع ہو کر اس طرح نماز پڑھنا کہ ان میں ایک امام ہو اور باقی سب مقتدی ہوں، اس کو "جماعت کی نماز" کہتے ہیں۔ جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ذریعہ بھی ہوسکتی ہے، جن میں ایک امام ہو، دوسرا مقتدی۔ البتہ جمعہ اور عیدین کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ کم سے کم تین آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ مردوں کے لیے پانچوں فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا بہت ضروری ہے اور بغیر کسی عذر کے جماعت کو چھوڑنے کی عادت بنالینا سخت گناہ ہے۔

مسئلہ: جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں جماعت شرط ہے، بغیر جماعت کے یہ نمازیں نہیں ہوتیں۔

مسئلہ: رمضان المبارک کی وتروں میں جماعت مستحب ہے۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

① مسلمان ہونا۔ ② مرد ہونا۔ ③ بالغ ہونا۔

④ عقلمند ہونا۔ ⑤ آزاد ہونا۔ ⑥ جماعت کو چھوڑنے کا کوئی عذر نہ ہونا۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

① امام کا مسلمان ہونا۔ ② عقلمند ہونا۔ ③ بالغ ہونا۔

④ امام کا مرد ہونا۔ ⑤ فرض قرأت کی مقدار قرآن یاد ہونا۔

⑥ معذور نہ ہونا۔ ⑦ مقتدی کو امام کی اقتدا کی نیت کرنا۔

⑧ مقتدی کا امام کے پیچھے ہونا۔ ⑨ امام اور مقتدی دونوں کی نماز کا ایک ہونا۔

⑩ امام اور مقتدی دونوں کی جگہ کا ایک ہونا۔

⑪ مقتدی کو امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جانے کا علم ہونا۔

⑫ قرأت کے علاوہ تمام ارکان میں مقتدی کا امام کے ساتھ ہونا۔

صدقۂ فطر

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے جو رمضان کے شکریہ کے طور پر ادا کیا جاتا ہے اس کو "صدقۂ فطر" کہتے ہیں۔

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

جو شخص زندگی کی لازمی ضروریات کے علاوہ اتنے مال کا مالک ہو جس پر زکوٰۃ فرض ہو سکے، اس شخص پر عیدالفطر کے دن صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے، چاہے اس مال پر سال گذرا ہو یا نہ گذرا ہو۔ لہٰذا جو شخص مالک نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے، بیوی اور بالغ لڑکے، لڑکی کی طرف سے دینا ضروری نہیں، ان لوگوں کو خود اپنی طرف سے ادا کرنا چاہیے، لیکن اگر دے دے تو ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی بچہ عقل کے اعتبار سے کمزور یا پاگل ہو، تو اس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر نکالنا چاہیے، اگر چہ بڑی عمر کا ہو۔

حج کا بیان

حج کے دنوں میں مخصوص افعال کو ادا کرنے کے لیے کعبۃ اللہ کی زیارت کرنے کو "حج" کہتے ہیں۔ حج کے پانچ دن ہیں: ۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ تک۔

حج کے فرض ہونے کی شرطیں

① مسلمان ہونا۔ ② حج کی فرضیت کا علم ہونا۔ ③ عاقل ہونا۔ ④ بالغ ہونا۔ ⑤ آزاد ہونا۔ ⑥ استطاعت یعنی اتنے مال کا مالک ہونا جو ضرورت اصلیہ اور قرض سے زائد ہو، اس کے سفر کے اخراجات اور سواری کے لیے کافی ہو اور جن لوگوں کی پرورش اس کے ذمہ ضروری ہے ان کے لیے بھی اتنا مال چھوڑ جائے جو اس کے لوٹنے تک ان لوگوں کے لیے کافی ہو جائے۔ ⑦ حج کا وقت ہونا۔

سلام کو عام کرو

آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرنا اسلام کا شعار اور مسلمانوں کی پہچان ہے نیز آپس میں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے، جب کوئی آدمی اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو زبان سے السلام علیکم کہے گا، تو اس سے دل میں سلامتی کا جذبہ پیدا ہوگا اور اس کے نتیجہ میں ایمان میں کمال پیدا ہوگا جو اوّل وہلہ میں دخولِ جنت کے لیے شرط ہے، گویا سلام سے محبت پیدا ہوئی اور محبت سے ایمان میں کمال آیا اور کمال ایمان جنت میں دخول اوّلی کا ذریعہ بنا، علاوہ ازیں سلام میں الفت ومحبت کی بڑی کشش ہے اور اس سے تواضع وانکساری پیدا ہوتی ہے اور یہ خدائے تعالیٰ کو بہت ہی محبوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم لوگ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم مومن کامل نہ بن جاؤ اور تم مومن کامل نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو کیا میں تم کو ایک ایسی بات کی طرف رہنمائی نہ کروں کہ جب تک اس کو بروئے کار لاؤ گے تو تم آپس میں محبت کرنے والے بن جاؤ گے؟ (اور وہ بات یہ ہیکہ) آپس میں سلام کو رواج دو۔ [مسلم]

استخارہ کی دعا

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو نبی کریم ﷺ استخارہ اس طرح سکھلاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھلاتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نفل نماز پڑھو، نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ [بخاری]

لفظ ھٰذَا الْاَمْرُ جو دو جگہ ہے جب دُعا پڑھتے ہوئے یہاں پہنچے تو اپنے اس کام کا نام لے جس کے بارے میں استخارہ کیا ہے۔

سبق نمبر ۲۲

قیامت کے بارے میں

قیامت: آخرت کا دوسرا مرحلہ قیامت ہے، بدلے کے دن کو قیامت کہتے ہیں، قیامت کا دن متعین ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگے، لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں اور ان پر سختیاں کرنے لگیں، امانت میں خیانت ہونے لگے، گانے بجانے اور ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے، پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں، بے علم اور کم علم لوگ سردار بن جائیں، چرواہے وغیرہ کم درجہ کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں، نا قابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں، تو سمجھو کہ قیامت قریب آ گئی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بڑی بڑی نشانیاں ہیں، جیسے یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین میں فساد مچائیں گے، سورج مغرب سے نکلے گا، قرآن مجید اٹھا لیا جائے گا، سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

جب ساری نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا، حضرت اسرافیلؑ خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے، یہ ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے۔ اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ تمام مخلوق مر جائے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہوگا وہ اپنے حال پر رہیں گے، ایک مدت اسی کیفیت پر گزر جائے گی۔

وہ مجبوریاں جن کی وجہ سے جماعت میں شریک ہونا ضروری نہیں رہتا

① ایسا بیمار یا بوڑھا ہونا کہ بغیر مشقت کے چل کر مسجد تک نہ جا سکتا ہو۔
② لنگڑا یا لُولا ہونا۔
③ اندھا ہونا۔
④ تیز بارش ہونا۔
⑤ مسجد کے راستہ میں بہت کیچڑ ہونا۔

(۶) اتنی سخت سردی ہونا کہ باہر نکلنے کی وجہ سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

(۷) اتنا سخت اندھیرا ہونا کہ مسجد کا راستہ دکھائی نہ دے۔

(۸) رات کے وقت میں آندھی اور تیز ہوا ہونا۔

(۹) کسی دشمن یا ظالم یا چور کی وجہ سے جان یا مال کی ہلاکت کا خوف ہونا۔

(۱۰) سواری کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہونا۔

(۱۱) پیشاب یا پاخانہ کی سخت حاجت ہونا۔

(۱۲) سخت بھوک یا پیاس لگی ہو اور کھانا اور پانی موجود ہو۔

جماعت میں کھڑے ہونے کا طریقہ

اگر امام کے ساتھ صرف ایک مقتدی ہو تو وہ امام کے داہنی طرف امام کے برابر تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو اور اگر مقتدی دو یا زیادہ ہوں، تو امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہوں۔

مسئلہ: مقتدی اگر دو سے زیادہ ہوں، تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے، مقتدی کے ساتھ مل کر درمیان میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: اگر جماعت میں چھوٹے بچے بھی ہوں، تو ان کو مردوں کی صفوں کے پیچھے کھڑا کیا جائے، لیکن اگر بچہ بڑا ہو اور نماز کو سمجھتا ہو تو مردوں کی صفوں کے درمیان کھڑا رہ سکتا ہے۔

صفوں کی درستگی: جماعت میں صفوں کا بالکل سیدھا ہونا انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ صفوں کی درستگی میں دو باتوں کا خیال رکھا جائے، ایک تو یہ کہ سب کی ایڑیاں ایک لائن میں ہوں آگے پیچھے نہ ہوں اور دوسرے یہ کہ سب کے کندھے ملے ہوئے ہوں، درمیان میں جگہ خالی نہ ہو۔

مسئلہ: اگلی صف میں جگہ خالی ہوتے ہوئے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع جَو یا آدھا صاع گیہوں ہے۔ آدھا صاع کی مقدار موجودہ وزن کے اعتبار سے ایک کلو ۴۷۵ رگرام ۶۴۰ رملی گرام ہوتی ہے، اس کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔ صدقۂ فطر

عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا، اس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا۔

مسئلہ: جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو، اس کی طرف سے فطرہ ادا کیا جائے گا اور جو صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اس کی طرف سے فطرہ واجب نہیں ہوگا۔

صدقۂ فطر کب ادا کریں؟

صدقۂ فطر عید سے پہلے رمضان میں بھی دیا جا سکتا ہے، عید کے دن نماز کو جانے سے پہلے دے دینا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو بھی ادا ہو جائے گا اور جب تک وہ ادا نہ کرے گا وہ اس کے ذمہ باقی ہی رہے گا۔

مسئلہ: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔

مسئلہ: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان لوگوں کو صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقۂ فطر دینا بھی جائز نہیں۔

حج کی ادائیگی کے فرض ہونے کی شرطیں

(۱) تندرست ہونا اور بدن کا سلامت ہونا۔ (۲) راستہ کا پر امن ہونا۔

(۳) قید نہ ہونا یا حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہونا۔

(۴) عورت کے لیے محرم یا شوہر کا ہونا۔ (۵) عورت کا عدت میں نہ ہونا۔

نوٹ: اگر حج کے واجب ہونے کی شرطیں اور حج کی ادائیگی کے فرض ہونے کی شرطیں تمام پائی جائیں، تو اس شخص پر حج کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر کسی شخص میں حج کے فرض ہونے کی شرطیں تمام موجود ہوں لیکن حج کی ادائیگی کے فرض ہونے کی شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جاتی ہو تو پھر خود حج کرنا فرض نہیں ہوتا، لیکن مرتے وقت اپنی طرف سے حج بدل کرنے کی وصیت کرنا ضروری ہے۔

بدنظری بہت بڑا گناہ ہے

نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے، نظر ہی ایک ایسا تیر ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے، اسی سے فتنہ وفساد کا دروازہ کھلتا ہے اس لیے قرآن وحدیث میں نظر نیچی رکھنے کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ بدنظری حرام عمل ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے، اس کی وجہ سے نیک عمل کی توفیق چھین جاتی ہے۔ قوت حافظہ کمزور ہوجاتی ہے، انسان ذہنی اور جسمانی امراض کا شکار ہوجاتا ہے۔ بدنظری سے بچنے کا انعام یہ ہیکہ انسان کو عبادت میں حلاوت اور لذت نصیب ہوتی ہے، حدیث میں ہے کہ کسی مسلمان کی نظر جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی پر پڑ جائے پھر وہ فوراً اپنی نگاہ نیچی کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت میں لذت عطا کرتے ہیں۔ [مشکوٰۃ]

بالوں سے متعلق سنتیں

① بالوں کی لمبائی کانوں کی لو تک یا کندھے اور کانوں کے درمیان تک یا کاندھوں تک رکھنا۔ [شمائل]

② سارے سر کے بال رکھنا یا سارا سر منڈوانا، ایک حصے کے بال رکھنا اور ایک حصے کے منڈوانا یا ترشوانا ممنوع ہے۔ [زادالمعاد]

③ ڈاڑھی کم از کم ایک مشت تک رکھنا سنت مؤکدہ ہے۔ [ترمذی]

④ مونچھوں کو کتروانا اور کتروانے میں مبالغہ کرنا۔ [بخاری]

⑤ زیرناف اور بغل کے بال چالیس دن سے پہلے پہلے صاف کرنا۔ [مسلم]

⑥ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا۔ [ابوداؤد]

⑦ دائیں جانب سے کنگھا کرنا۔ [بخاری]

⑧ آئینہ دیکھنے کی دُعا پڑھنا۔ [ابن حبان]

⑨ سر کے بالوں کو پیچھے کی طرف کرکے سنوارنا یا بیچ سے مانگ نکالنے کی کوشش کرنا۔ [بخاری]

قیامت کے بارے میں

حشر: پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیلؑ دوبارہ صور پھونکیں گے۔ پھر دنیا کے سارے انسان اور جاندار زندہ ہو جائیں گے اور سب لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کر میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گے۔ وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، تمام انبیاء علیہم السلام معذرت کر دیں گے، آخر میں ہمارے پیغمبر محمد ﷺ سفارش کر کے شفاعت کا دروازہ کھلوائیں گے (اس شفاعت کا نام شفاعت کبریٰ اور اس مقام کا نام مقامِ محمود ہے)۔ پھر حساب و کتاب شروع ہوگا، میزانِ عدل (انصاف کا ترازو) قائم کیا جائے گا، اچھے برے عمل تولے جائیں گے اور ان کا حساب ہوگا نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بروں کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، بعض لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے، پیغمبر ﷺ اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، پل صراط پر سے گزرنا ہوگا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، نیک لوگ اس سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے اور برے لوگ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

اقتدا کے مسائل

① مقتدی امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ کے بعد صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑا رہے اور اگر امام قرأت شروع کر چکا ہو تو ثنا نہ پڑھے۔ قرأت کے علاوہ بقیہ تمام چیزیں (تشہد، درود شریف، تسبیحات وغیرہ) مقتدی بھی پڑھے گا۔

② اگر امام مقتدی کا تشہد پورا ہونے سے پہلے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے یا سلام پھیر دے، تو مقتدی اپنا تشہد پورا کر کے کھڑا ہو اور سلام پھیرے، چاہے مقتدی پہلے سے امام کے ساتھ

شریک ہو یا قعدہ ہی میں شریک ہوا ہو۔لیکن اگر امام مقتدی کا درود یا دعا پوری ہونے سے پہلے سلام پھیرے،تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔

③ جو شخص امام کے نماز شروع کرنے کے بعد مسجد پہنچے تو وہ جس رکن میں امام کو پائے تکبیر تحریمہ کہہ کر اسی رکن میں شریک ہو جائے۔اگر رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو گیا،تو وہ اس رکعت کو پانے والا سمجھا جائے گا ورنہ نہیں۔

حج کے فرائض

① احرام باندھنا۔

② وقوف عرفہ،اگر چہ ایک منٹ ہی ہو۔

③ طوافِ زیارت۔

④ احرام کو وقوف پر اور وقوف کو طواف زیارت پر مقدم کرنا۔

نوٹ:① ان میں سے کسی ایک کے چھوٹ جانے سے حج ادا نہیں ہوگا۔

② وقوف عرفہ نویں ذی الحجہ کی ظہر کے وقت سے دسویں ذی الحجہ کی فجر سے پہلے تک کرنا ضروری ہے۔

قرض کے ادا کرنے میں حضور ﷺ کا طرز عمل

رسول اللہ ﷺ جب قرض لیتے تھے،تو اس کی ادائیگی کے وقت حق واجب سے زیادہ اور بہتر ادا فرماتے تھے اور دعائے خیر سے بھی نوازتے تھے،چنانچہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میرا رسول اللہ ﷺ پر کچھ قرض تھا،تو آپ ﷺ نے جب وہ ادا فرمایا،تو (میری واجبی رقم سے) زیادہ عطا فرمایا [ابوداؤد] نیز عبداللہ بن ابی ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا،پھر آپ ﷺ کے پاس سرمایہ آگیا،تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمادیا اور ساتھ ہی مجھے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال اور مال میں برکت دے۔قرض کا بدلہ یہ ہیکہ ادا کیا جائے اور قرض دینے والے کی تعریف اور شکریہ ادا کیا جائے۔ [سنن نسائی]

ادائے قرض کی دُعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ [بخاری]

ترجمہ: اے اللہ! میں فکروغم، عاجزی وسستی، بخل اور بزدلی، قرض چڑھ جانے اور مردوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جسے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ دُعا پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أَجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِی خَيْرًا مِنْهَا [مسلم]

ترجمہ: یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا فرما۔

قیامت کے بارے میں

شفاعت: شفاعت کے معنیٰ سفارش کے ہیں۔

قیامت کے دن حضور ﷺ کو مقامِ محمود (مقام شفاعت) عطا کیا جائے گا، جو عزت و شرافت کا اعلیٰ ترین مقام ہے جو بنی آدم میں سے کسی کو بھی نصیب نہ ہوگا اس دن تمام اولین و آخرین اور تمام انبیاء و مرسلین آپ ﷺ سے شفاعت کی درخواست کریں گے، تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے گنہگار مسلمانوں کی سفارش کریں گے۔

حضور ﷺ کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے، لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے جلال، عظمت و بزرگی کی وجہ سے حضور ﷺ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے، جب اجازت ملے گی، تو شفاعت فرمائیں گے۔ حضور ﷺ کے علاوہ دوسرے انبیاء، اولیاء وغیرہ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے، جب اجازت ملے گی، تو شفاعت فرمائیں گے، لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

کفر و شرک کے سوا باقی تمام گناہوں کی معافی کے لیے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہ والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا ہی میں عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں۔

مسبوق کے مسائل

جس شخص کو امام کے ساتھ کچھ رکعتیں نہ ملی ہوں اس کو "مسبوق" کہتے ہیں۔ مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرے بغیر کھڑا ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کرے گا۔

مسئلہ: مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اکیلے نماز پڑھنے والے کی طرح پڑھے گا یعنی ثنا، تعوذ، تسمیہ، قرأت سب پڑھے گا۔

مسئلہ: مسبوق کی اگر دو یا زیادہ رکعتیں چھوٹی ہوں، تو وہ ان چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرتے وقت پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملائے گا ورنہ صرف ایک رکعت میں ملائے گا۔

مسئلہ: مسبوق کی اگر چار رکعت والی نماز میں سے تین رکعتیں چھوٹی ہوں تو وہ چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرتے وقت پہلی ایک رکعت کے بعد قعدہ کرے گا، پھر اخیر میں قعدہ کرے گا۔

مسئلہ: مسبوق امام کے آخری قعدہ میں جب امام کے ساتھ بیٹھے تو صرف تشہد پڑھے درود شریف اور دعا نہ پڑھے۔

مسئلہ: امام اگر سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرے، تو مسبوق بھی سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ شریک ہو، لیکن سجدہ سے پہلے سلام نہ پھیرے، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کرے۔

مسئلہ: مسبوق سے اگر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے میں غلطی ہو جائے تو اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

مسئلہ: مسبوق اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے، پھر یاد آ جائے، تو وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے کے بعد اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

حج کے واجبات

(۱) وقوف مزدلفہ یعنی ۱۰؍ذی الحجہ کی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد کچھ وقت کے لیے مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۳) مِنیٰ میں تینوں جمروں کو کنکری مارنا۔

(۴) قارن (حج کے دنوں میں ایک ہی احرام سے حج وعمرہ کرنے والا) اور متمتع (حج کے دنوں میں الگ الگ احرام سے حج وعمرہ کرنے والا) کا قربانی کرنا۔

(۵) حلق کرانا (سر منڈانا) یا سر کے بال کم کروانا۔

حکم : ان میں سے کسی واجب کے چھوٹ جانے پر دم دینا ہوگا یعنی قربانی کرنی پڑے گی۔

نوٹ: ہم نے یہاں پر بہت موٹی موٹی باتوں کو لیا ہے اور باریک باتوں اور مسائل سے پرہیز کیا ہے، اگر کسی کو کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ہو، یا تفصیل جاننا ہو، تو مفتیان کرام اور علماء عظام سے معلوم کر لیں۔

شراب پینا اور نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنا

شراب اور نشہ آور چیزیں استعمال کرنے سے صحت تباہ ہوتی ہے، عقل میں فتور آتا ہے، مال برباد ہوتا ہے، بدمست ہو کر لوگ آپس میں لڑتے ہیں اور ایسے کام کر گذرتے ہیں جن کو ہوش کی حالت میں کبھی نہ کرتے، کتنے قتل، کتنی خودکشیاں اور کتنے حادثات اس کی بدولت پیش آتے ہیں، نشہ میں انسان ایسا کھو جاتا ہے کہ وہ اللہ کی یاد اور نماز تک سے غافل ہو جاتا ہے بلکہ خود اپنے مفادات اور اچھے برے کو بھلا بیٹھتا ہے اسی لیے قرآن مجید میں شراب پینے کو شیطانی کام سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یمن کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے جوار سے بنی شراب کے بارے میں پوچھا جو یمن میں پی جاتی تھی اور جس کو ''مِزْر'' کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہے کہ جو شخص نشہ لانے والی کوئی چیز پئے گا وہ اس کو ''طِینَۃُ الخَبال'' پلائے گا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! طِینَۃُ الخَبال، کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کے زخموں کا پیپ اور خون۔ [مسلم]

مریض کی عیادت کی دعا

لَا بَأسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ [بخاری]

ترجمہ: کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری تمہارے گناہوں کو ختم کر دے گی۔

پھر سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ [ابوداؤد]

ترجمہ: میں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے۔
(اس دُعا میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے)

حالت مرض میں مریض یہ دُعا پڑھے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [ترمذی]

(اگر مرض میں یہ دُعا پڑھے اور پھر اسی مرض میں مرجائے، تو اسے جہنم کی آگ نہ لگے گی)

سبق نمبر ۲۵

جنت

جنت: جنت ایمان والوں کے لیے تیار کی گئی ہے، وہ نہایت ہی آرام کی جگہ ہے، اس میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی، سونے چاندی کی اینٹوں کے محلات ہوں گے، دودھ، شہد اور بہترین قسم کی شراب کی نہریں ہوں گی، ہر قسم کے پھل پھول ہوں گے اور ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ ان نعمتوں کے علاوہ خدا کے فضل و کرم سے جنتیوں کو دو ایسی نعمتیں ملیں گی جو اس دنیا میں کسی انسان کو نہ حاصل ہوئی تھیں اور نہ کبھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ ایک نعمت تو یہ ہے کہ انسان کی ہر خواہش اور تمنا پوری ہوگی اور دوسری سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ جنتیوں کو کسی چیز کا ڈر اور غم نہ ہوگا، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

نماز جمعہ

جمعہ کی نماز فرض ہے جو ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے

نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

① مرد ہونا۔ ② آزاد ہونا۔ ③ تندرست ہونا۔ ④ مقیم ہونا۔ ⑤ عاقل بالغ ہونا۔

نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

① شہر، قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا۔

② ظہر کا وقت ہونا۔

③ نماز سے قبل عربی زبان میں خطبہ ہونا۔

④ امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی کا ہونا۔

⑤ اس جگہ نماز پڑھنے کی عام اجازت ہونا۔

مسئلہ: جمعہ کی اذان سن کر تمام کاموں کو چھوڑ کر نماز کے لیے جانا واجب ہے۔

مسئلہ: جمعہ کی نماز میں ظہر کی کوئی نماز سنت ہو یا فرض، نہیں پڑھی جائے گی۔

جمعہ کی سنتیں

① غسل کرنا۔ [بخاری] ② تیل اور خوشبو لگانا۔ [بخاری]

③ اچھے کپڑے پہننا۔ [بخاری] ④ مسجد میں جلدی جانے کی فکر کرنا۔ [بخاری]

⑤ مسجد پیدل جانا۔ [بخاری] ⑥ سورۂ کہف کی تلاوت کرنا۔ [بخاری]

⑦ کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ [ابوداؤد] ⑧ مسواک کرنا۔ [بخاری]

قربانی کا بیان

قربانی: ۱۰/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ کی مغرب تک اللہ سے ثواب کے ذریعہ قریب ہونے کے لیے جانور ذبح کرنے کو "قربانی" کرنا کہتے ہیں۔

قربانی نہ کرنے والے کے لیے وعید

حدیث شریف میں ہے کہ جن پر قربانی واجب ہے اور وہ قربانی نہیں کرتے، تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئیں۔ [ابن ماجہ]

اس حدیث شریف سے قربانی نہ کرنے والے پر رسول اکرم ﷺ کی سخت ناراضگی معلوم ہوتی ہے۔

میراث یعنی وراثت کی شرعی اہمیت

اسلام میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق احکامات بتائے گئے ہیں۔ پیدائش سے لے کر موت تک اور پھر موت کے بعد انسان کے چھوڑے ہوئے مال کے سلسلہ میں بھی اہم ہدایت اور تاکیدی حکم دیا گیا ہے جس کو ہم میراث اور ترکہ کہتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں تفصیل کے ساتھ اس کے احکام و مسائل اور ہر وارث کے الگ الگ حصے بتائے گئے ہیں۔ لہٰذا جب بھی ہمارے گھر میں کسی کی وفات ہو، تو جلد از جلد اس کا ترکہ (چھوڑا ہوا مال اور جائیداد) اس کے حقداروں تک پہونچانے کی کوشش

کریں نیز اس سلسلہ میں کسی مفتی سے پوری تفصیل بتا کر مسئلہ معلوم کریں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ان الذین یا کلون اموال الیتمٰی ظلماً انما یا کلون فی بطونھم ناراً وسیصلون سعیراً ۔ بلاشبہ جولوگ یتیموں کا مال بلااستحقاق کھاتے (برتتے) ہیں اور کچھ نہیں اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہونگے۔

اس لیے دنیا میں ہر صاحب حق کا حق ادا کر کے معاملہ صاف کر لینا چاہیے خاص کر عورتوں کو ان کے میراث کے حقوق پورے پورے دئے جائیں۔ آخرت کا معاملہ بہت سنگین ہے وہاں حقوق کی ادائیگی نیکیوں سے کرائی جائے گی، نیکیاں نہیں رہیں گی، تو صاحب حق کے گناہ اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے۔

بیماری، علاج اور عیادت کی سنتیں

① بیماری میں علاج کرانا، مگر شفا کی امید اللہ تعالیٰ ہی سے رکھنا۔ [ترمذی]

② ماہر ڈاکٹر یا طبیب سے علاج کروانا۔ [ابوداؤد]

③ نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا۔ [ابوداؤد]

④ جہاں تک ممکن ہو حلال چیزوں سے ہی علاج کرانا (حرام چیزوں سے علاج بلاضرورت جائز نہیں)۔ [بخاری]

⑤ کسی دکھ یا تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا یا دُعا نہ کرنا۔ ہاں اگر بہت ہی مجبور ہو، تو یہ دُعا پڑھنا: اَللّٰھُمَّ أَحۡیِنِیۡ إِذَا کَانَتِ الۡحَیَاۃُ خَیۡرًا لِیۡ، وَتَوَفَّنِیۡ إِذَا کَانَت الۡوَفَاۃُ خَیۡرًا لِیۡ [بخاری]

ترجمہ: اے اللہ! جب تک زندگی بہتر ہو اس وقت تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو اس وقت مجھے دنیا سے اُٹھا لے۔

⑥ بیمار کی عیادت کے لیے جانا اور اس کی خیریت معلوم کرنا۔ [بخاری]

⑦ بیمار کے پاس شور وشغب نہ کرنا۔ [مشکوٰۃ]

⑧ بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھنا، عیادت کر کے جلدی آجانا۔ [مشکوٰۃ]

⑨ مریض کو ہر طرح سے تسلی دینا اور اس سے امید کی باتیں کرنا۔ [ترمذی]

جہنم

جہنم: (دوزخ) نہایت ہی تکلیف کی جگہ ہے۔جہنم کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور سخت عذاب میں رہیں گے،ان کو کبھی موت نہ آئے گی،جہنم میں بڑے بڑے سانپ اور بچھوہوں گے، جو جہنمیوں کو ڈستے رہیں گے اور آگ ان کو جلاتی رہے گی،ان کو پینے کے لیے خون اور پیپ دیا جائے گا،ان کو کھانے کے لیے کانٹے دار درخت دیے جائیں گے۔اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

عبادات اور اعمالِ صالحہ

- بندگی کرنے کو "عبادت" کہتے ہیں، جو عبادت کرے اسے "عابد" کہتے ہیں اور جس کی عبادت کی جائے اسے "معبود" کہتے ہیں۔
- ہم سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک اللہ ہے جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور ہم سب اُسی کے بندے ہیں۔اُس نے ہمیں اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔
- عبادت کے طریقے: عبادت کے بہت سے طریقے ہیں جیسے۔نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوۃ دینا، حج کرنا، قربانی کرنا، اعتکاف کرنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ذکر کرنا، اللہ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے لڑنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا وغیرہ وغیرہ۔
- اعمال صالحہ کے معنی "نیک کام" ہیں۔جو عبادتیں اور نیک کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں، وہ سب اعمال صالحہ کہلاتے ہیں۔اعمال صالحہ سے ایمان میں زیادتی اور کمال پیدا ہوجاتا ہے اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے۔
- اعمال صالحہ بے شمار ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنانا، مدرسہ قائم کرنا، علم دین پڑھنا پڑھانا، غریبوں کی مدد کرنا، پیاسوں کو پانی پلانا وغیرہ۔

مسافر کی نماز

مسافر: جب کوئی شخص ۴۸ر میل تقریباً ۷۸ر کلو میٹر سفر کرنے کا ارادہ کرے تو وہ شریعت کی نظر میں مسافر ہو جائے گا، چاہے یہ سفر گھنٹوں میں طے ہو جائے یا منٹوں میں۔

نوٹ: مشہور قول ۷۸ر کلومیٹر کا ہے، بعض لوگوں نے ۸۸ر کلومیٹر کی مقدار بھی ذکر کی ہے۔

مسافر کے لیے نماز میں قصر کا حکم

مسافر ظہر، عصر اور عشا کی فرض نمازوں میں قصر کرے یعنی فرض کی چار رکعتوں کے بجائے دو رکعتیں پڑھے۔ فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنی حالت پر پڑھی جائیں گی۔ سنتیں پڑھنے کا موقع ملے، تو پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہوگی۔ اگر موقع نہ ہو تو سنتوں کو چھوڑنے کا اختیار ہے، لیکن فجر کی سنت کا اہتمام کرے۔

مسئلہ: مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نماز چار رکعت جان بوجھ کر پڑھے، تو وہ گنہگار ہوگا۔ اگر بھول کر چار رکعت پڑھ لی اور دوسری رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھ لیا ہے، تو دو رکعتیں فرض ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا اس وقت تک قصر کرتا رہے گا اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو اس وقت پوری نماز پڑھے گا۔

مسئلہ: جب مسافر اپنی بستی کی آبادی کے مضافات سے باہر نکل جائے، تو وہاں سے قصر شروع کرے گا۔

مسئلہ: اگر سفر میں کسی کی نماز قضا ہو گئی، تو وہ گھر آ کر ظہر، عصر اور عشا کی دو رکعتوں ہی کی قضا کرے گا۔

مسئلہ: اگر مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو اس امام کے ساتھ چار رکعت پوری پڑھے گا۔

سواری پر نماز

چلتی ریل گاڑی اور جہاز میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر کھڑے ہونے میں گرنے کا ڈر ہو یا چکّر

آئے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، لیکن اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر نماز کے درمیان جہاز یا ریل گھوم جانے سے نمازی کا رُخ قبلہ کی طرف سے گھوم جائے (اور اسے اس کا علم ہو) تو فوراً قبلہ کی طرف رُخ پھیر لے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

ہر مسلمان مرد و عورت، عاقل، بالغ، مالک نصاب، مقیم پر قربانی واجب ہے۔

نوٹ: بعض لوگ قربانی کو مثل حج سمجھ کر عمر میں ایک دفعہ کافی سمجھتے ہیں یہ بڑی غلطی ہے، ہر نصاب والے پر قربانی ہر سال ضروری ہے، گھر میں اگر بیوی، والدہ، بہن، بیٹی یا والد، بھائی، بیٹا، شوہر سب صاحب نصاب ہیں، تو سب پر قربانی واجب ہے۔

صاحب نصاب: جتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اتنے ہی مال کے مالک کو صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔ جو شخص پہلے سے صاحب نصاب ہو یا قربانی کے ایام میں صاحب نصاب ہو جائے اس پر قربانی واجب ہے۔

اخلاق کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے معزز و مکرم بنایا اور دوسری بہت سی مخلوقات پر اسے فضیلت دی اور اس کے مزاج میں انس و الفت رکھی ہے اسی لیے اس کا نام انسان رکھا گیا ہے، الفت والا مزاج اور ضروریات کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے ملنا جلنا، ساتھ رہنا، ایک دوسرے کی ہمراہی میں سفر کرنا پڑتا ہے، اسی لیے اسے اچھے اخلاق کی تعلیم دی گئی اور بُرے اخلاق سے منع کیا گیا ہے۔

تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اچھے اخلاق والے تھے اور اللہ نے خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی خلق عظیم سے نوازا تھا: سورۃ القلم میں ارشاد فرمایا: وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ترجمہ: اور بے شک آپ بڑے اخلاق پر ہیں۔

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دُعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا
[ابوداوٗد]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے لوگوں پر بڑی فضیلت بخشی۔

ہوا چلتے وقت یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ خَیْرَھَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا [ابوداوٗد]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جو اچھا سلوک کرے اسے یہ دُعا دیں

جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا [ترمذی]

ترجمہ: اللہ آپ کو بہترین بدلے سے نوازے۔

دولہے کو مبارک باد دے، تو یہ دُعا پڑھے

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ [ابوداوٗد]

ترجمہ: اللہ تیرے لیے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر میں اکٹھا کرے۔

معاصیت

- معصیت کے معنی نافرمانی کرنا،حکم نہ ماننا،جس کام میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو، اسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں ۔ گناہ کرنا بہت بُری بات ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب اور عذاب گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے ۔
- گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر وشرک ہے ۔کفر اور شرک کرنے والا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۔اس کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا ۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالی شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف کردے گا ۔

عیدین کی نماز

اسلام نے سال میں خوشی منانے کے دو دن رکھے ہیں ۔ایک کا نام عیدالفطر ہے جو رمضان المبارک کے ختم ہونے کے بعد شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے ۔دوسرے کا نام عیدالاضحیٰ ہے جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے ۔ان دونوں دنوں میں دو دو رکعت بطور شکرانہ کے مردوں پر واجب ہے ۔ان دونوں نمازوں میں نہ اذان ہوتی ہے اور نہ اقامت ۔

جس شخص پر جمعہ کی نماز واجب ہے اس پر عید کی نماز بھی واجب ہے اور جس جگہ جمعہ کی نماز درست ہے وہاں عیدین کی نماز بھی درست ہے ۔

عیدین کی نماز کا وقت سورج کے بلند ہونے سے زوال سے پہلے تک رہتا ہے ۔

عیدین کی نماز کی ترکیب

پہلے اس طرح نیت کریں کہ میں عیدالفطر (یا عیدالاضحیٰ) کی واجب نماز چھ زائد واجب تکبیروں کے ساتھ اس امام کے پیچھے اللہ کے واسطے پڑھتا ہوں ۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے ۔ پھر ثنا

پڑھے، پھر دونوں ہاتھ اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، پھر دوسری بار دونوں ہاتھ اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، پھر تیسری بار دونوں ہاتھ اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہتے ہوئے کانوں تک اٹھائے اور باندھ لے، پھر امام تعوذ وتسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے، پھر دو سجدے کرنے کے بعد جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو، تو امام پہلے قرأت کرے، قرأت سے فارغ ہوکر اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ بھی اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے۔ پھر رکوع کی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے اور بقیہ نماز عام نمازوں کی طرح پوری کرے۔

نوٹ: عیدین کی چھ زائد تکبیریں واجب ہیں۔ نماز کے بعد امام کے لیے خطبہ دینا سنت ہے لیکن سب کے لیے خطبہ سننا واجب ہے۔

تکبیر تشریق: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

یہ تکبیر تشریق ہے جو پانچ دن پڑھی جاتی ہے۔ نویں ذی الحجہ (عید الاضحیٰ سے ایک دن پہلے) کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ (عید الاضحیٰ کے تین دن بعد) کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے، فرض نماز کے بعد سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے کہے اور عورتیں آہستہ سے کہیں، اگر امام بھول جائے تو مقتدی ضرور پڑھیں۔ مسبوق اپنی رکعتوں کو ادا کرنے کے بعد بلند آواز سے پڑھے۔

قربانی کرنے کا طریقہ

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود نہ کر سکے، تو دوسرے سے ذبح کرائے، البتہ سامنے موجود رہے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے: إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنِّيْ۔

پھر بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے ذبح کرے۔ اگر کسی اور کی قربانی ہو تو عَنِّی کے بجائے 'عن' کے بعد اُس شخص کا یا ان افراد کا نام لے جن کی طرف سے قربانی کر رہا ہے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ إِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کیا تھا تو مِنِّی کے بجائے ''مِنْ'' کے بعد جس کی طرف سے قربانی کی ہو اُس شخص کا یا ان افراد کا نام لے۔

حسن اخلاق کی فضیلت

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھاری چیز جو مؤمن ترازو میں رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے، پھر فرمایا: بلاشبہ بد اخلاق سے اللہ تعالیٰ کو دشمنی ہے۔

[ترمذی]

سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّی، لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ بُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَإِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ أَنْتَ

[بخاری]

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا رب (مالک و مولا) ہے، تیرے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ عاجز و ناتواں سے ہو سکے گا تیرے ساتھ کیے ہوئے (ایمانی) عہد و میثاق اور (اطاعت و فرماں برداری کے) وعدے پر قائم رہوں گا، تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے۔ اے میرے مالک و مولا! تو مجھے معاف فرما دے اور میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں (جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصے میں یہ دُعا پڑھی اور رات ہونے سے پہلے مر گیا یا رات کے کسی حصے میں کہا اور صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ یقیناً جنت میں جائے گا۔

کفر و شرک کے بارے میں

کفر: جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو نہ مانے، تقدیر کا انکار کردے یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے مثلاً نماز، روزہ یا زکوٰۃ کا انکار کرے یا رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی کسی خبر کو جھٹلائے، تو ان تمام صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا۔

شرک: اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک: ذات میں شرک کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو خدا مانے جیسے عیسائی تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں، آتش پرست دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور بت پرست بہت سے خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک: جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں ان کو کسی دوسرے کے لیے ثابت ماننا شرک ہے جیسے کسی مخلوق کو روزی دینے والا سمجھنا کیوں کہ کسی مخلوق میں چاہے وہ فرشتہ ہو یا نبی، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام کسی میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہوسکتی۔

کفریہ اور شرکیہ باتیں

کفر پسند کرنا، کسی دوسرے سے کفر کی بات کرنا، کسی وجہ سے اپنے ایمان پر شرمندہ ہونا، یہ کہنا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے، تو فلانی بات حاصل ہو جاتی (العیاذ باللہ)، اولاد یا کسی عزیز وغیرہ کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا کہ خدا کو بس اسی کو مارنا تھا؟ خدا کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا! ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا، خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کو برا سمجھنا، اس میں عیب نکالنا، کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا، اس کو عیب لگانا، کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی، پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا، فال نکالنا اور پھر اس کو سچ جاننا، کسی کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اور اولاد مانگنا، کسی کے نام کا روزہ رکھنا، اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا، کسی چیز پر چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منّت ماننا، کسی کی

قبر یا مکان کا طواف کرنا، کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا، کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا، چوٹی رکھنا، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا، بُرا شگون لینا، کسی مہینہ یا تاریخ کو منحوس سمجھنا، تصویر رکھنا، خصوصاً رسول اللہ ﷺ کو انسان نہ جاننا بلکہ آپ ﷺ کے اللہ ہونے کا قائل ہونا، اپنے کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ولی، بزرگ یا رسول کا بندہ جاننا، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے برابر درجہ دینا۔ یہ ساری باتیں کفریہ شرکیہ ہیں ایسی باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

بیمار کی نماز

نماز دین کا ستون ہے، ہر حال میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ شریعت نے بیمار کی بھی رہنمائی فرمائی ہے کہ کس طرح نماز پڑھے۔ جب بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکرا کر گر جانے کا ڈر ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہو لیکن رکوع و سجدہ نہیں کرسکتا، تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع سجدہ کرسکتا ہو تو رکوع سجدہ کرے اور اگر نہیں کرسکتا تو رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے البتہ سجدہ کے لیے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کرسکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا رہ سکتا ہے تو اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے، چاہے وہ تکبیر تحریمہ کی مقدار ہی کیوں نہ ہو۔

اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو، تو لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرلے لیکن پھیلانا نہیں چاہیے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرلے اور رکوع سجدہ کے لیے سر جھکا کر اشارہ سے نماز پڑھے، یہ صورت افضل ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ شمال کی جانب سر کرکے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کرکے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارہ سے نماز پڑھ لے۔ ان دونوں صورتوں میں سے داہنی کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

جب لیٹ کر سر سے اشارہ بھی نہ کرسکے، تو نماز مؤخر کرے، پھر اگر ایک رات اور دن سے زیادہ اس کی یہی حالت رہے تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمہ نہیں۔ اگر ایک دن اور رات یا اس

سے کم میں اس میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آ گئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اس کے ذمہ لازم ہوگی۔

برے اخلاق سے بچنے کا حکم

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے کو دھوکہ میں ڈالنے کے لیے بھاؤ مت بڑھاؤ، آپس میں بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع (سودے پر سودا) نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوکر رہو، پھر فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو بے کسی کی حالت میں چھوڑے، نہ اس سے جھوٹ بولے، نہ اُسے حقیر جانے، اس کے بعد تین بار اپنے مبارک سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے'' پھر فرمایا کہ انسان کے بُرا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، مسلمان پر مسلمان کا سب کچھ حرام ہے، اس کا خون بھی، مال بھی اور آبرو بھی۔ [مسلم]

فرض نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

① آیۃ الکرسی: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کے اور جنت میں جانے کے درمیان صرف موت کا فاصلہ ہے۔ [ابن السنی]

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

② اَللّٰهُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ [ابن السنی]

ترجمہ: اے اللہ! تیری یاد، تیرے شکر اور تیری بہترین اخلاص والی بندگی کے سلسلے میں تو میرا مددگار بن جا۔

③ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد فوراً زبان سے کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ دُعا سات مرتبہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار [ابن السنی]

بدعت اور بری رسموں کے بارے میں

بدعت اور بدعتی

بدعت: کفر اور شرک کے بعد بڑا گناہ بدعت ہے۔ بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی جس چیز کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث شریف میں نہ ملے اور رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے حضور ﷺ نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اسے دین کو ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

بدعتی: جو کوئی بدعت کا کام کرے وہ مسلمان تو رہتا ہے، لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص اور کمزور ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ''بدعتی'' کہتے ہیں۔

بدعتوں، بُری رسموں اور بری باتوں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا، چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا، چادریں ڈالنا، پختہ قبریں بنانا، تعزیہ بنانا یا قبر کو چومنا چاٹنا، عَلَم وغیرہ رکھنا، اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا، تعزیہ کو سلام کرنا، کسی چیز کو اچھوت سمجھنا، محرم کے مہینہ میں کوئی کام خوشی کا نہ کرنا، تیجہ، چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں ساری خاندانی رسمیں کرنا، ناچ رنگ کرنا، ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا، سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کہنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا، دیور، بھاوج، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی بہنوں کے سامنے بے پردہ آنا جانا، راگ گانا، بجانا، سننا، ناچنا، نسب پر فخر کرنا، بڑائی سے مہر زیادہ مقرر کرنا، غمی میں چلا کر رونا، استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا، اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر غیروں کے طریقہ کو بہتر سمجھنا اور اس کو اختیار کرنا، کم رونے کے لیے بچوں کو افیون کھلانا وغیرہ وغیرہ۔

نماز جنازہ کے مسائل

نماز جنازہ کے لیے شرط یہ ہے کہ میت سامنے رکھی ہو اور امام اس کے سینہ کی طرف چہرہ کر کے قبلہ رخ کھڑا ہو، صفوں کی ترتیب طاق عدد میں ہو تو بہتر ہے جیسے ۳/۵/۷/۹۔

نماز جنازہ میت کا ولی پڑھائے، تو بہتر ہے ورنہ جو پڑھائے وہ شروع کرنے سے پہلے ولی کی اجازت لے لے۔ اگر نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کا وقت نہ ملے تو تیمّم کر کے نماز میں شریک ہو جائے۔ نماز جنازہ میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں

① چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے)۔

② قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا، جس طرح فرض اور واجب نماز میں قیام فرض ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز جنازہ میں صرف کھڑے ہو کر چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی ولی نماز جنازہ نہیں پا سکا، تو دوسری جماعت بھی کر سکتا ہے۔

نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں

① اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا۔ ② نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا۔ ③ میت کے لیے دعا کرنا۔

نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو جائے، میت اگر عورت ہو، تو ناف کے سامنے کھڑا ہو، سب لوگ میت کی دعائے مغفرت کے لیے نماز جنازہ پڑھنے کی نیت کریں۔

زبان کی حفاظت کرنا لازم ہے

چونکہ انسان کے اعضاء میں ایک اہم عضو زبان بھی ہے اور عام طور سے دوسروں کو تکلیف زبان ہی کے ذریعہ پہنچتی ہے اور اس کو دوسرے اعضاء کے مقابلہ میں خاص قسم کی اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا اس کی

نگرانی بھی زیادہ ہونی چاہیے۔اعضائے انسانی میں زبان سب سے اچھی چیز ہے اور سب سے بُری چیز بھی، اسلام کا کلمہ اسی سے پڑھا جاتا ہے، قرآن کی تلاوت اسی سے کی جاتی ہے، خیر کی دعوت اسی سے دی جاتی ہے اوراس کے برعکس زبان ہی سے کفر کا کلمہ نکلتا ہے، اسی سے گالی دی جاتی ہے، غیبت کی جاتی ہے، چغلی ہوتی ہے، جھوٹ بولا جاتا ہے، پس زبان کی حفاظت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

حضرت سفیان بن عبداللہ بن ثقفیؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ کس چیز کا خوف ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: سب سے زیادہ اس کا خوف ہے۔ [ترمذی]

سورہ یٰسین اور اس کی فضیلت

حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پہنچا ہے کہ جو سورۂ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے گا اس کی تمام دن کی ضرورتیں پوری ہوں گی۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۂ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے جو شخص اس کو محض اللہ اور آخرت کے لیے پڑھا کرے اس کی ضرور مغفرت کردی جائے گی، اس کو مرنے والوں پر نزع کے وقت پڑھا کرو۔

سورۂ واقعہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آئے گی......حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا خود یہی معمول تھا اور اپنی صاحب زادیوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اور وہ ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھتی تھیں۔

[شعب الایمان للبیہقی]

توبہ اور توبہ کی قبولیت کے وقت کے بارے میں

توبہ: توبہ کر لینے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ توبہ اسے کہتے ہیں کہ بندہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو، اللہ تعالیٰ کے سامنے رو کر گڑ گڑا کر معافی مانگے۔ اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے اور دل میں پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی یہ گناہ نہ کروں گا۔ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اور اپنے گالوں پر تھپڑیں مار لینا حقیقی توبہ نہیں ہے۔

جو گناہ ایسے ہیں کہ ان کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے کسی بندے سے ان کا تعلق نہیں، تو ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔

جو گناہ ایسے ہیں کہ ان کا تعلق کسی بندہ سے ہے جیسے کسی کا مال کھا لیا، کسی کو گالی دے دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کی زمین پر قبضہ کر لیا، کسی سے قرض لے کر کھا گیا ایسے گناہوں کا تعلق حقوق العباد سے ہونے کی وجہ سے صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کرو یا اس سے معاف کراؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرو، جب معافی کی امید ہو سکتی ہے۔

توبہ کی قبولیت کا وقت

غرغرہ کی حالت سے پہلے کسی بھی وقت اپنے گناہوں یا کفر و شرک سے توبہ کی جائے، تو قبول ہوتی ہے۔ جب انسان کی موت کا وقت قریب آجائے اور عذاب کے فرشتے اس کے سامنے آجائیں اور دم حلق میں آجائے جس کو غرغرہ کی حالت کہتے ہیں، اس وقت اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ قبول ہوتی ہے، اسی طرح قیامت کے قریب جس دن سورج مغرب سے نکلے گا، اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اگر آدمی بغیر توبہ کے مرجائے، تو سوائے کافر و مشرک کے باقی تمام گنہگار اپنے گناہوں کی سزا پاکر جنت میں جائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت اپنی رحمت سے بخش دے، لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی فضل کس کے ساتھ ہوگا یہ کسی کو نہیں معلوم، لہٰذا ہر ایمان والے کو توبہ کر کے دنیا ہی میں تمام معاملات صاف کر لینا چاہیے۔

ترکیب نماز جنازہ

نیت کے بعد تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہے اور ہاتھ باندھ لے پھر پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

[مصنف ابن ابی شیبہ]

ترجمہ: اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیری تعریف کرتے ہیں، تیرا نام بہت برکت والا ہے، تیری بزرگی بہت برتر ہے، تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی کو ثنا یاد نہ ہو، تو اس کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ سکتے ہیں۔

پھر اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر درود شریف پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ جو درود نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ پڑھے، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہے اس کے بعد اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو، تو یہ دعا پڑھے۔

بالغ مرد یا عورت کی میت ہو، تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے موجود لوگوں کو اور ہمارے غیر موجود لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، تو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت

دے، تو اسے ایمان پر موت دے۔

جس کو یہ دعا یاد نہ ہو وہ کوئی اور دعا پڑھے، پھر ”اَللّٰـهُ أَكْبَرُ“ کہہ کر پہلے دائیں پھر بائیں طرف سلام پھیرے، تکبیر اور سلام صرف امام بلند آواز سے کہے۔

اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو، تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ترجمہ: اے اللہ! اس بچہ کو تو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا بنا، اس کو ہمارے لیے ثواب کا باعث، ذخیرہ، سفارش کرنے والا اور سفارش منظور کیا ہوا بنا۔

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو، تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

ترجمہ: اے اللہ! اس بچی کو تو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والی بنا، اس کو ہمارے لیے اجر و ثواب کا باعث، ذخیرہ، سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی ہوئی بنا۔

زبان کی مصیبتیں

زبان کی مصیبتیں بہت ہیں، اس وقت اختصار (شارٹ) کی وجہ سے ہم صرف اس کی فہرست لکھتے ہیں۔ زبان کی مصیبتوں میں یہ چیزیں آتی ہیں۔ (۱) جھوٹ بولنا۔ (۲) لعنت کرنا۔ (۳) چغلی کرنا۔ (۴) گالی دینا۔ (۵) غیبت کرنا۔ (۶) کسی کا مذاق اُڑانا۔ (۷) جھوٹا وعدہ کرنا۔ (۸) جھوٹی قسم کھانا۔ (۹) جھوٹی گواہی دینا۔ (۱۰) دوسروں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں کرنا۔ (۱۱) گانا گانا۔ (۱۲) کسی کے منہ پر تعریف کرنا۔ (۱۳) جھوٹی تعریف کرنا۔ (۱۴) کافر یا فاسق کی تعریف کرنا۔ (۱۵) جھگڑا کرنا۔ (۱۶) گندی باتیں کرنا۔ (۱۷) کسی مسلمان کو کافر کہنا۔ (۱۸) کسی کی مصیبت پر خوشی ظاہر کرنا۔ (۱۹) کسی کی نقل اُتارنا۔ (۲۰) طعنہ زنی کرنا۔ (۲۱) اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا، مثلاً ماں کی قسم، قرآن کی قسم وغیرہ۔ اللہ ہم سب کو ان تمام برائیوں سے محفوظ رکھے۔

سورۂ ملک (تَبٰرَكَ الَّذِیْ) کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی ایک سورت نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورۃ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ [ترمذی]

سورۂ الم سجدہ کی فضیلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک الٓمّٓ ۚ تَنْزِیْلُ اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے (یعنی رات کو سونے سے پہلے یہ دونوں سورتیں پڑھنے کا حضور ﷺ کا معمول تھا)۔ [ترمذی]